خلاصہ کارروائی یازدہ سالہ

من ابتداء سنہ ۱۸۸۶ء لغایت سنہ ۱۸۹۶ء

محمڈن اینگلو اورینٹل ایجوکیشنل کانفرنس

جسکو

نواب محسن الدولہ محسن الملک مولوی سید مہدی علیخان بہادر

نے

واسطے اشاعت عام مقاصد و اغراض کانفرنس کے

مرتب کیا

اور مطبع مفید عام علیگڑہ میں باہتمام محمد قادر علیخان صوفی طبع ہوا

سنہ ۱۸۹۷ء

مضامین

مضمون	صفحہ
دیباچہ	۳-۴
...ن ایجوکیشنل کانفرنس کی ضرورت پر سرسید کی تقریر	۵-۷
...کانفرنس کی حقیقت اور فواید پر مولوی وحیدالدین صاحب سلیم کے لکچر سے اقتباس	۷-۹
...جس سے کانفرنس کے اجلاسون کے سنہ اور مقامات اجلاس اور ...رانجمنون کے نام اور ممبرون اور وزیٹرون کی تعداد معلوم ہوتی ہے۔	۱۰-۱۱
...جس سے ہر اجلاس کے تعمیلی اور غیر تعمیلی رزولیوشنون کی تعداد ...م ہوتی ہے	-۱۲
...اع کی رپورٹین جو بموجب دفعہ (۸) قواعد کارروائی کانفرنس کے مرتب ہوکر ...سون مین پیش ہوئین	۱۲-۱۳
...ے اور مضامین اور نظمین جو اجلاسون مین پڑھی گئین	۱۴
...انون کی تعلیمی مردم شماری	۱۴-۱۵
...یوشن نسبت قائم ہونے کانفرنس اور اسکی سب کمیٹیون کے	۱۶-(۱۳
...شن اول اجلاس اول نسبت ضرورت وقیام کانفرنس کے	۱۶
خلاصہ تقریر ...رفیق بی اے اسکوئر تائید رزولیوشن	۱۶-۱۷
...ش کے نام مین تبدیلیان	۱۷

صفحہ	مضمون
۴۰-۳۲	(۱) رزولیوشن جو ہائی ایجوکیشن کی تائید مین منظور ہوئے - - - - - -
۳۳	رزولیوشن دوم اجلاس اول نسبت ضرورت ہائی ایجوکیشن کے - - - - - -
۳۵-۳۴	خلاصۂ تقریر مولانا شبلی نعمانی محرک رزولیوشن - - - - - -
۳۶-۳۵	خلاصۂ تقریر سر سید احمد خان بہادر موید رزولیوشن - - - - - -
۳۶	رزولیوشن پنجم اجلاس ہشتم (مسلمانون کی قسمت کا فیصلہ) - - - - - -
۳۸-۳۷	خلاصۂ تقریر سر سید احمد خان بہادر محرک رزولیوشن - - - - - -
۳۹-۳۸	خلاصۂ تقریر نواب محسن الملک بہادر موید رزولیوشن - - - - - -
۴۰-۳۹	خلاصۂ تقریر پروفیسر مارلیسن موید رزولیوشن - - - - - -
۴۰	لیوشن اول اجلاس نہم بتائید امداد مدرستہ العلوم علی گڈہ - - - - - -
۴۹-۴۰	) رزولیوشن جو نسبت اعلیٰ تعلیم کے وظائف کے منظور ہوئے - - - - - -
۴۱	لیوشن دوم اجلاس دوم - - - - - -
۴۲-۴۱	خلاصۂ تقریر تھیوڈور بک اسکویر محرک رزولیوشن - - - - - -
۴۳-۴۲	خلاصۂ تقریر سر سید احمد خان بہادر موید رزولیوشن - - - - - -
۴۳	خلاصہ تقریر اکبر حسین صاحب موید رزولیوشن - - - - - -
۴۳	یوشن اول اجلاس سوم - - - - - -
۴۵-۴۴	خلاصۂ تقریر تھیوڈور بک اسکویر محرک رزولیوشن - - - - - -
۴۶-۴۵	لیوشن سوم اجلاس سوم نسبت قایم کرنے سب کیٹی ہاے رنس و وظائف اعلیٰ تعلیم کے - - - - - -

خلاصۂ کارروائی یازدہ سالہ

من ابتداء سنہ ۱۸۸۶ء لغایت سنہ ۱۸۹۶ء

محمدن اینگلو اورنٹیل ایجوکیشنل کانفرنس

جسکو

نواب محسن الدولہ محسن الملک مولوی سید مہدی علی خان بہادر

نے

واسطے اشاعت عام مقاصد و اغراض کانفرنس کے

مرتب کیا

مطبع مفید عام آگرہ مین باہتمام محمد قادر علیخان صوفی طبع ہوا

سنہ ۱۸۹۷ء

یا فتاح

بسم اللہ الرحمن الرحیم

واسطے اطلاع عام اور ملاحظہ ممبران کانفرنس کے ہم دہ سالہ رزولیوشنون کا مجموعہ اور
روئداد سنٹرل اسٹینڈنگ کمیٹی منعقدہ (۱۷) نومبر ۱۸۹۶ء چھاپکر تقسیم کر چکے ہین اب نواب محسن الملک
بہادر نے ایک خلاصۂ کارروائی یازدہ سالہ کانفرنس کا اس غرض سے مرتب کر کے پیش کیا
کہ چھاپکر ممبرون اور دیگر اشخاص کو اطلاع کے لیے شایع کیا جاے تاکہ اُنکو معلوم ہو کہ اس
گیارہ برس کے عرصہ مین کانفرنس نے کیا کام کیا اور کتنے رزولیوشن پاس کیے اور ہر ضمون
رزولیوشن کے متعلق کیا کیا مفید اور موثر تقریرین ہوئین - دہ سالہ رزولیوشنون کے مجموعے سے
صرف رزولیوشنون کا مضمون معلوم ہو سکتا تھا مگر جس غرض سے وہ رزولیوشن پیش ہوئے
بغیر دیکھنے محرک اور موید کی تقریر کے معلوم نہین ہو سکتا اور کل تقریرون کا جنمین سے بعض مکرر
اور بعض غیر ضروری ہین چھاپنا گویا دہ سالہ روئدادہاے کانفرنس کا ایک جگہ چھاپنا ہے
اسلیئے ہم نواب محسن الملک کے مرتب کیے ہوئے خلاصہ کو جسمین اخیر گیارہوین اجلاس تک کی

ضروری کاروائی درج ہے چھاپنا ضروری سمجھکر اُسے چھاپتے اور شایع کرتے ہین۔ امید ہے
کہ اس سے اُن لوگون کو جو کانفرنس سے دلچسپی رکھتے ہین اور اوسمین کچھہ کام کرنا چاہتے ہین
فائدہ ہوگا اور جو لوکل کمیٹیان کانفرنس کی مختلف مقامات پر قائم ہونگی۔ جیسی کہ امید کیجاتی ہے
انکو اس خلاصہ کے دیکھنے سے کانفرنس کے مقاصد اور اوسکے قواعد اور فوائد اور کارروائی
غرضکہ کل کیفیت معلوم ہوسکے گی۔ اور سالانہ روئدادون کے دیکھنے کی زیادہ ضرورت نہ رہیگی
اور جو کام انکو کرتے ہین اُنکی تفصیل اس مجموعہ سے صاف طور پر معلوم ہوجائیگی۔

۲۰- جنوری ۱۸۹۷ء
مقام علی گڈھ

سید احمد
سکرٹری کانفرنس

اوسکی ضرورت اور غرض کو پہلے سالانہ جلسہ مین جو ۲۷ دسمبر ۱۸۸۶ء کو بمقام علیگڈہ منعقد ہوا اوسکے بانی نے جن پاکیزہ لفظون مین بیان کیا وہ بہی اس قابل ہین کہ ہم اوسے یہان نقل کرین۔

"اے صاحبو۔ جن لوگون کا یہ خیال ہے کہ پولٹیکل امور پر بحث کرنے سے ہماری قومی ترقی ہوگی اوس سے مین اتفاق نہین کرتا بلکہ مین تعلیم کی ترقی کو اور صرف تعلیم ہی کو ذریعہ قومی ترقی کا سمجھتا ہون ہماری قوم کو اس وقت بجز ترقی تعلیم کے اور کسی چیز پر کوشش کرنے کی ضرورت نہین ہے اگر ہماری قوم مین تعلیم کی کافی ترقی ہو جاوے گی تو ہم کو وہی کافی ذریعہ تنزل کی حالت سے نکلنے کا ہوگا پس غور طلب یہی امر ہے کہ تعلیم کی ترقی کیونکر ہو"

"اسوقت تک ہمارا یہ حال ہے کہ گو ہم ایک قوم مسلمان کہلاتے ہین مگر ایک جگہ کے رہنے والے دوسری جگہ کے رہنے والون سے ایسے ہی ناواقف ہین جیسے کوئی اجنبی قوم ایک دوسرے کے حال سے ناواقف ہو۔ ہم نہین جانتے کہ پنجاب کے لوگون کو اپنی قومی تعلیم اور قومی ترقی کی نسبت کیا خیال ہے اور اونہون نے کیا کیا ہے اور کیا کرنا چاہتے ہین۔ پنجاب تو ایک دوسرا صوبہ ہے ہم اپنے صوبہ کے ہی ایک ضلع کے رہنے والے دوسرے ضلع کے رہنے والون کے حال سے محض ناواقف ہین کوئی ذریعہ ہمارے پاس ایسا نہین ہے کہ مختلف اضلاع کے لوگ کسی موقع پر آپس مین ایک جگہ جمع ہون ایک کے حال سے دوسرے کو آگاہی ہو۔ ہم آپسمین ملکر اپنے خیالات جو قومی تعلیم اور قومی ترقی کی نسبت ہون دوسرون پر ظاہر کرسکین۔ ایک دوسرے کے خیالات سے تبادلہ ہو جو غلطی ہمارے خیال مین ہو وہ دوسرون کے خیال سے بخوبی اصلاح پاوے۔ مختلف اضلاع کے لوگون کے باہم جمع ہونے سے آپس مین واقفیت آپس مین محبت اور اخلاص باہمی ہمدردی اور یگانگت پیدا ہو۔ ہم باوجود ایک قوم مسلمان ہونے کے جو بمنزلہ مختلف قومون کے ہو رہے

ہین اونمین قومی یگانگت بلکہ مجکو کہنا چاہیے کہ قومیت پیدا ہو اس اجنبیت سے ہم مین [illegible]
قومی ہمدردی کو مٹا دیا ہے اس طرح پر باہم جمع ہونے سے اور ایک مقصد یعنی قومی بھلائی
قومی تعلیم قومی ترقی کے لیے جمع ہونے سے دوبارہ قومی ہمدردی ہم مین پیدا ہو یا بقدر ہو
اوس مین زیادہ ترقی ہو "

" آپس مین ملنے سے اور مختلف امور پر جو قومی تعلیم اور قومی ترقی سے علاقہ رکھتے ہین بحث
مباحثہ یا تذکرہ کرنے سے ضرور ہے کہ کوئی عمدہ راہ قومی ترقی اور قومی تعلیم کی ہاتھ آسکے
ہر ایک ضلع کے لوگ جو مختلف راہین چلتے ہین وہ سب سمجھ بوجھکر ایک ایسا سیدھا راستہ
قومی تعلیم کے لیے اختیار کرین جو منزل مقصود کو پہونچانے والا ہو "

" اسوقت قومی تعلیم یا قومی ترقی کی نسبت ہمارے خیالات ایسے پراگندہ ہین کہ ایک کو دوسرے
سے مدد نہین پہونچتی اور گویا ہماری قوتین متفرق ہوکر کمزور ہوئی جاتی ہین - ہم سب کو اگر ایک
سیدھا راستہ قومی تعلیم اور قومی ترقی کا ہاتھ آجاوے تو تمام متفرق قوتین ایک رستہ پر جمع
ہو جاوینگی اور قومی تعلیم کی ترقی پر زیادہ تر آسانی حاصل ہوگی گورنمنٹ ملکہ معظمہ قیصر ہند ہماری بہبودی
اور تعلیم کی ترقی کے لیے ہر وقت آمادہ ہے اور ہم بھی اپنی گورنمنٹ سے ہر طرح مدد و امداد چاہتے
ہین - مگر ہم خود ایسی مختلف درخواستین گورنمنٹ سے کرتے ہین اور ایسی متضاد رائین پیش
کرتے ہین جو ایک دوسرے سے بالکل متناقض ہوتی ہین - اسکا سبب یہ ہے کہ ہمنے
خود ابھی تک منقح نہین کیا کہ ہماری تعلیم اور ہماری ترقی کے لیے درحقیقت کونسا طریقہ ہے
اس قسم کے مجمع سے اور آپس مین کلمہ و کلام کرنے سے ضرور ہے کہ ہمکو ایک ایسا مستحکم طریقہ
اپنی تعلیم اور ترقی کا ہاتھ آوے گا جو بلا کسی شک و شبہ کے ہماری قوم کے لیے مفید ہوگا انہین
خیالات سے یہ تجویز پیش کی گئی ہے کہ ہر سال مسلمانون کی تعلیم اور ترقی پر غور کرنے کے لیے

مختلف مقامات و مختلف صوبجات کے لوگ ایک جگہ جمع ہوا کرین اور ایک صوبہ اور ضلع
کے لوگون کے ذریعہ سے دوسرے صوبہ اور ضلع کے مسلمانون کو حالات معلوم ہوتے
ہین اور جو تدابیر اون کی بھلائی اور ترقی کی نسبت سوچی جاوین اون پر بحث و مباحثہ ہو کر جو
تدبیر عمدہ قرار پاوے وہ اختیار کی جاوے ،،
"یہ سالانہ جلسہ جیسے کہ آپنے رزولیوشن پیش شدہ سے معلوم کیا ہوگا کسی ایک مقام کی
لیے مخصوص نہین کیا گیا ہے بلکہ ہر ایک صوبہ اور شہر مین جہان کے لوگ اوسکی خواہش
کرین گے منعقد ہو سکے گا اور اس سے یہ فائدہ ہے کہ جو لوگ کسی سبب سے ایک مقام
کے جلسہ مین شامل نہین ہو سکتے وہ دوسرے مقام کے جلسہ مین شامل ہو سکین گے اور
اس تدبیر سے اس جلسہ کے فوائد زیادہ تر عام ہو جاوین گے ،،
سر سیّد کی اس تقریر سے کانفرنس کے قائم کرنے کا مقصد بخوبی ظاہر ہوتا ہے۔ رہا
یہ امر کہ عموماً کانفرنس کیا چیز ہے اور دنیا کی مہذب قومون نے اس سے کیا کام لیا ہے اور
اور کیا کام لیتی ہے اسے ہم مولوی وحید الدین صاحب سلیم کے لکچر سے جو میرٹھ کے کانفرنس
کے واسطے انہون نے لکھا تھا اخذ کرتے ہین وہ لکھتے ہین کہ "کانفرنس ایک لفظ ہے
جو یورپ کی زبانون سے لیا گیا ہے جسکے معنے ہین مجمع - مجلس یا وہ جلسہ جو مکالمہ یا مباحثہ
یا اہم معاملات کا فیصلہ کرنے یا تعلیم دینے کے لیے قرار دیا گیا ہو یورپ کا کوئی ملک ایسا نہین
ہے جس مین بہت سے جلسے کانفرنس کے نام سے منعقد نہ ہوتے ہون - ایک کانفرنس
کے مقاصد اور اغراض دوسری کانفرنس کے مقاصد اور اغراض سے جدا ہین - ہر ایک
کانفرنس ایسے مقام پر اجلاس کرتی ہے جو اسکے مقاصد و اغراض کی اشاعت اور تائید کے لیے
موزون ہو - اجلاسون کی تاریخین پہلے سے معین ہو جاتی ہین - ہر ایک جلسہ کا پریسیڈنٹ

سلسلے سے منتخب ہوجاتا ہے جسکی علمی اور عملی فضیلت تمام قوم مین مسلم ہوتی ہے۔ اس سے
پیشتر کہ کوئی کانفرنس اپنا اجلاس منعقد کرے۔ وہ رزولیوشن جن پر بحث کرنی مقصود ہے
چھاپکر مشتہر کیے جاتے ہین تاکہ ہر ایک ممبر کو ان پر غور کرنے اور راے قائم کرنے کا موقع ملے
ہر ایک رزولیوشن پر پوری آزادی اور گرماگرمی اور اعتدال سے مباحثے ہوتے ہین مباحثہ کرتے
اور ووٹ لینے کے بعد جو رزولیوشن کثرت راے سے پاس ہوجاتے ہین۔ اُن پر تمام
قوم متفق ہوکر عمل کرتی ہے۔ رزولیوشنون کے علاوہ اُن مین بہت سے مضامین پڑھے
جاتے ہین جس سے کوئی جدید علمی انکشاف یا اطلاع حاصل ہوتی ہے۔ ہر ایک
کانفرنس کئی شاخون مین تقسیم ہوتی ہے۔ ہر شاخ کا مقصد جدا ہوتا ہے اور یہہ تمام
شاخین جو کانفرنس کی سب کمیٹیان کہلاتی ہین اپنے اپنے مقصد کے پورا کرنے اور
اُن تجویزون کے عمل مین لانے کی کوشش کرتی ہین جو اس مقصد کے متعلق کانفرنس
کے اجلاس مین منظور ہوچکی ہین۔ سب کمیٹیون کے سکرٹری اور انڈر سکرٹری اپنی عملی
کارروائیون کی رپورٹ مرتب کرتے ہین اور کانفرنس کے سالانہ اجلاس مین پیش کرتے ہین

"یورپ مین جو مجالس برپا ہوتی ہین اُنکے مقاصد و اغراض جدا جدا ہین۔ بعض مجلسین علمی و
ادبی ہین بعض ملکی و سیاسی "بعض تمدنی و اخلاقی" بعض صناعی و تجارتی۔ ہر مجلس کے
ممبرون کی تعداد کثیر ہے ہر مجلس کی مالی حالت چندون اور عطیون کے لحاظ سے نہایت
زرخیز ہے۔ ہر مجلس کے ساتھ اسکے ممبرون کو پوری دلچسپی اور ہمدردی ہے۔ اور اسکی تجویزونکو
عمل مین لانے کے لیے ہر ممبر اپنی دولت اور طاقت کو بیدریغ صرف کرتا ہے۔ انہی
مجالس کی برکت سے یورپ کی ہر قوم علمی اور عملی ترقیان کر رہی ہے اور ہر ملک کے علم
اور تمدن کا دائرہ وسیع ہوتا جاتا ہے"

دو یورپ کا ہر ملک انھی مجلسون اور کانفرنسون کی بدولت ترقی کررہا ہے اور ہر قوم انھی کی برکت سے شایستگی کی معراج پر پہونچگئی ہے۔ جب ایک ملک دوسرے ملک پر سبقت لیجانا چاہتا ہے تو انھی تدبیرون پر عمل کرتا ہے۔ جب ایک قوم دوسری قوم پر فضیلت حاصل کرنا چاہتی ہے تو انہی قوتون پر بھروسا کرتی ہے۔ یورپ کی زبانون اور لیٹریچر پر غور کرو۔ یورپ کے علوم فنون پر نظر ڈالو۔ یورپ کے اخلاق وتمدن کو ٹٹولو یورپ کی تجارت اور صنعت وحرفت کا مطالعہ کرو کوئی چیز ایسی نہین ہے جو ترقی کے بلند درجہ پر نہ پہونچی ہو اور بلند تر درجہ پر پہونچنے کے لیے تیار نہ ہو۔ یورپ کی اِس عالمگیر ترقی کا سبب یہی مجلسین اور یہی کانفرنسین ہین جو ملکون اور قومون کی طاقتور بازو ہین۔ ہر ایک ملک کی مجموعی عظمت اور ثروت کی تصویر دیکھنا چاہو توان مجلسون اور کانفرنسون کو دیکھو۔ ایک انگریزی شاعر لکھتا ہے کہ "انگریزی جاہ وجلال ان مجلسون اور سوسائیٹیون مین مجسم نظر آتا ہے جس مین اس قوم کی مجموعی طاقت ٹوٹ پڑی ہے اور بیشمار دولت پھٹ پڑی ہے۔ یہی مجلسین اور کمیٹیان برطانیۂ اعظم کے اعضا ہین اور یہ سب ملکر انگریزی قوم کی جسم کو تیار کرتی ہین۔ اس عظیم الشان جسم مین آزادی کی روح ہے۔ رحمت کے فرشتے اسکے بازوون پر سایہ کرتے ہین۔ جہالت اور تعصب کے ہیتناک دیو اسکو سجدہ کرتے ہین ہمدردی اسپر پھول برساتی ہے۔ ہر انگریز کا بچہ ایک سوشیل حیوان ہے جو نیشنلٹی کی روح اپنے ساتھ لیکر دنیا مین قدم رکھتا ہے۔ وہ رود بار انگلستان کے کنارون پر ہو یا افریقہ کے گرم اور ریتلے ملکون مین کبھی اپنے ملک اور قوم کو فراموش نہین کرتا "

پس کوئی وجہ نہین ہے کہ ہماری کانفرنس بھی کوشش اور سرگرمی سے کام لے اور وہی فوائد حاصل کرنے چاہے جو ان مجلسون نے حاصل کیے تو وہ اسکو حاصل نہ ہون۔

اب ہم مولوی وحیدالدین صاحب سلیم کے لکچر سے جو انھون نے میرٹھ کے اجلاس یازدہم

کے لیے تیار کیا تھا چند ضروری امور اور متعلق کانفرنس کے اخذ کرتے ہیں اور وہ لکچر بھی جدا چھپکر ممبروں کو تقسیم کیا جاے گا۔ سب سے اوّل ایک اجمالی نقشہ پیش کیا جاتا ہے جس سے کانفرنس کے سنین اجلاس ۔ مقامات اجلاس ۔ اسماء صدر انجمن ۔ تعداد ممبران و وزیٹران معلوم ہوگا

اجلاس	سنہ	مقام اجلاس	صدر انجمن	تعداد ممبران	تعداد وزیٹران
اجلاس اول	سنہ ۱۸۸۶ء	علی گڈھ	مولوی سمیع اللہ خان ۔ سی ۔ ایم ۔ جی ۔	۸۷	۰
اجلاس دوم	سنہ ۱۸۸۷ء	لکھنو	منشی محمد امتیاز علی خان صاحب ۔	۱۳۰	۰
اجلاس سوم	سنہ ۱۸۸۸ء	لاہور	خان بہادر سردار محمد حیات خان ۔ سی ۔ ایس ۔ آئی	۲۵۸	۰
اجلاس چہارم	سنہ ۱۸۸۹ء	علی گڈھ	خان بہادر سردار محمد حیات خان ۔ سی ۔ ایس ۔ آئی	۴۴۲	
اجلاس پنجم	سنہ ۱۸۹۰ء	الہ آباد	خان بہادر سردار محمد حیات خان ۔ سی ۔ ایس ۔ آئی	۹۵۵	۹۶

اجلاس ششم	سنہ ۱۸۹۱ء	علی گڈھ	نواب محمد اسحاق خان بہادر سی - ایس -	۴۴۹	۲۹
اجلاس ہفتم	سنہ ۱۸۹۲ء	دھلی	مولوی محمد حشمت اللہ اسکوئر سی - ایس -	۶۱۳	۱۲۸
اجلاس ہشتم	سنہ ۱۸۹۳ء	علی گڈھ	نواب محسن الدولہ محسن الملک مولوی سید مہدی علیخان بہادر —	۶۷۲	۱۱۸
اجلاس نہم	سنہ ۱۸۹۴ء	علی گڈھ	مولوی محمد شاہ دین اسکوئر بیرسٹرایٹ لا	۳۹۹	۳۰
اجلاس دہم	سنہ ۱۸۹۵ء	شاہ جہان پور	نواب محسن الدولہ محسن الملک مولوی سید مہدی علیخان بہادر —	۵۴۷	۱۶۱
اجلاس یازدہم	سنہ ۱۸۹۶ء	میرٹھ	نواب عماد الدولہ عماد الملک مولوی سید حسین صاحب بلگرامی موتمن جنگ	۷۷۶	۰

اس نقشہ کے درج کرنے کے بعد مناسب معلوم ہوتا ہے کہ گیارہ برس کے عرصہ مین کانفرنس نے جو رزولیوشن پاس کیئے اُن کا ذکر کیا جاے سب سے اول ایک مجمل نقشہ دیا جاتا ہے جسکے دوسرے خانہ سے ہر اجلاس کے ان رزولیوشنون کی تعداد معلوم ہوگی جن مین کانفرنس کی طرف سے کسی امر کی پسندیدگی یا ناپسندیدگی کا اظہار کیا گیا ہے یا جن مین کسی شخص کی نسبت شکریہ یا ماتم کا ووٹ پاس کیا گیا ہے - تیسرے خانہ مین ان رزولیوشنونکی

تعداد ہے جو تعمیل کے محتاج ہین یا کسیقدر اُنکی تعمیل ہو چکی ہے۔

اجلاس	رائی تجویزین	عملی تجویزین	مجموعی تعداد	اجلاس	رائی تجویزین	عملی تجویزین	مجموعی تعداد
اجلاس اول	۰	۵	۵	اجلاس ہفتم	۳	۴	۷
اجلاس دوم	۲	۶	۸	اجلاس ہشتم	۰	۲	۲
اجلاس سوم	۰	۹	۹	اجلاس نہم	۱	۱	۲
اجلاس چہارم	۱	۶	۷	اجلاس دہم	۲	۵	۷
اجلاس پنجم	۳	۸	۱۱	اجلاس یازدہم	۲	۱۰	۱۲
اجلاس ششم	۴	۴	۸	میزان	۱۸	۶۰	۷۸

منجملہ عملی رزولیوشنون کے جنکی تعداد (۶۰) ہے اکثر کی تعمیل نہین ہوئی صرف بعض رزولیوشنون کی کلاً یا جزواً تعمیل ہوئی ہے۔ مگر اس سے پیشتر کہ ان رزولیوشنون کا مفصل ذکر کیا جاے بعض امور ضروری اور ہین جن کا بیان کرنا مناسب معلوم ہوتا ہے۔

بموجب دفعہ ۸ قواعد کارروائی کانفرنس کے یہ ایک مفید تجویز قرار پائی تھی کہ ہر شہر اور قصبہ مین کانفرنس کی کمیٹیان مقرر ہون اور وہ متعلق تعلیم مسلمانون کے اور حالات اسکول اور درسگاہون کی رپورٹ پیش کیا کرین چنانچہ بعض گذشتہ اجلاسون مین بعض اضلاع کی رپورٹین مرتب ہو کر پیش ہوئین جن سے اُن اضلاع کے مسلمانون کی مردم شماری اور ہر قسم کے کالجون اور اسکولون اور اُن مین مسلمان طالب علمون کی تعداد کا اور قدیم طریقے کے مکتبون اور مدرسون اور اُنکے طریقہ تعلیم کا اور انجمنون اور سوسائٹیون کا حال مذکور تھا۔ علیگڈہ کے اجلاس اول مین صرف ضلع جبل پور کی رپورٹ پیش ہوئی۔ لکھنو کے اجلاس مین بارہ رپورٹین اضلاع مندرجہ ذیل

کی پیش ہوئین۔

(۱) علی گڈھ (۲) کانپور (۳) ہردوی (۴) جالندہر (۵) گونڈہ (۶) مرادآباد (۷) رائی بریلی (۸) سہارنپور (۹) الہ آباد (۱۰) بنارس (۱۱) لاہور (۱۲) بدایون۔ لاہور کے اجلاس مین مفصلۂ ذیل تیرہ اضلاع کی رپورٹین پیش ہوئین۔

(۱) لاہور (۲) امرتسر (۳) ملتان (۴) بنون (۵) جالندھر (۶) مظفرگڈہ (۷) ہوشیار پور (۸) گجرات (۹) ڈیرہ اسمٰعیل خان (۱۰) ڈیرہ غازی خان (۱۱) انبالہ (۱۲) شملہ (۱۳) کانپور۔ انکے علاوہ ایک رپورٹ تحصیل قصور ضلع لاہور کی اور ایک رپورٹ ریاست رامپور کی پیش کی گئی۔ اجلاس چہارم مین صرف ایک رپورٹ ضلع سیالکوٹ کی پیش کی گئی۔ اجلاس پنجم مین ایک رپورٹ ضلع جھنگ کی پیش ہوئی - اجلاس پنجم کے بعد کوئی رپورٹ پیش نہین ہوئی۔

قواعد کارروائی کانفرنس کی دفعہ (۸) مین قرار دیا گیا ہے کہ ہر پانچوین سال ان رپورٹون کو نئے سرے سے مرتب کیا جائے اور مدرسون اور مکتبون اسکولون اور کالجون انجمنون اور سوسائیٹون کے حالات مین جو تغیر و تبدل ہوا ہو اسکا پچھلے پانچ سال کی حالت سے مقابلہ کیا جائے۔ یہ ایسا مفید کام تھا جس سے ہر صوبہ اور ہر ضلع کے مسلمانون کی تعلیمی اور تمدنی حالات کا نہایت صحیح نقشہ کھچ سکتا تہا۔ اگرچہ یہ سب رپورٹین جو مذکور ہوئین تعداد مین (۲۸) ہین مگر وہ اس مطلب کے لیے کافی نہین ہین کیونکہ جب تک ملک کے ہر صوبہ اور ہر صوبہ کے تمام اضلاع سے اس قسم کی رپورٹین مرتب ہو کر کانفرنس کے اجلاس مین پیش نہ کی جائین نتیجہ مطلوبہ کماحقہ حاصل نہین ہو سکتا۔ علاوہ برین بموجب مضمون دفعہ ۸ قواعد کارروائی کانفرنس کے جسکا ذکر کیا گیا ضرور تھا کہ بوجہ گذر جانے پانچ برس کے میرٹھ کے گیارہوین اجلاس مین گذشتہ رپورٹون کے مرتب کرنے والے بزرگ اپنی رپورٹون کو بعد اصلاح و ترمیم اور مقابلہ

الله

اور اسٹینڈنگ کمیٹی کے تقرر۔ متعلق جو رزولیوشن پاس ہوئے ہین اُن کا بیان کرنا مناسب سمجھتے ہین۔

رزولیوشن نسبت قائم ہونے کانفرنس اور اوسکی سب کمیٹیون کے

سب سے پہلا رزولیوشن جو ۱۸۸۶ء کے اجلاس اول منعقدہ مقام علی گڑھ مین پیش ہوا تھا وہ اس کانفرنس کی ضرورت اور اُسکی بنیاد رکھنے کی نسبت تھا۔ اس لیئے سب سے پہلے ہم اس رزولیوشن کا ذکر کرتے ہین۔ رزولیوشن کی عبارت حسب ذیل تھی۔

مسلمانون مین ہر قسم کی تعلیم کے تنزل کا لحاظ کرکے اور اس خیال سے کہ اُنکی ہر قسم کی تعلیم کی ترقی مین قومی اتفاق اور قومی امداد سے کوشش کی جاوے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ہر سال ان امور پر غور کرنے کے لیے مختلف اضلاع کے لوگون کا ایک جلسہ ہوا کرے جو محمڈن ایجوکیشنل کانگریس کے نام سے موسوم ہو۔ یہ جلسہ کسی خاص مقام پر مخصوص نہ ہوگا بلکہ ہر سال کسی ایسے مقام مین جہان کے لوگ اس جلسہ کے منعقد ہونے کی خواہش کرین اور اس کا انتظام منظور فرمائین منعقد ہوگا۔

اس رزولیوشن کو آنریبل ڈاکٹر سر سیّد احمد خان بہادر نے پیش کیا اور محمد رفیق صاحب۔ بی۔ اے۔ بیرسٹرایٹ لا نے اسکی تائید کی۔

محمد رفیق صاحب۔ بی۔ اے۔ بیرسٹرایٹ لا نے اس رزولیوشن کی تائید کرتے ہوئے اس بات پر زور دیا کہ قومی ترقی کا طریقہ معلوم کرنے کے لیے ہمکو تاریخ کا مطالعہ کرنا چاہئے۔ جو صاحب کہ تاریخ سے واقف ہین اُنکو معلوم ہوگا کہ اکثر قومین ہمسے پہلے ایسی حالت مین مبتلا ہو چکی ہین۔ جہالت۔ غلامی۔ غربت کونسی قوم پر نہین گذری ہین اس کا سوال ہے کہ آیا وہ اس حالت سے نکلین یا نہین اور اگر نکلین تو کن تدابیر سے۔ جواب یہ ہے کہ دو چیزون نے اونکو اس حالت سے نکالا۔

تعلیم اور ملکر کام کرنا تعلیم کا اصلی کام یہ ہے کہ ہمکو قانون قدرت اور اصول نیچر سے آگاہ کرے
تا کہ ہم اون پر عمل کرین اور ہمارے افعال بیرونی حالات اور زمانہ کی ضرورتون کے مطابق
ہون - ورنہ ہم دنیا مین قائم نہین رہ سکتے جس قوم مین ملکر کام کرنے کی صفت بڑہتی ہے
اوتنی اوس مین تہذیب اور ترقی زیادہ ہوتی ہے - مین یہان ایک مثال دینی چاہتا
ہون - جو میرے خیال مین بے موقع نہ ہوگی وہ ملک جو اسوقت تہذیب مین ، علم مین ،
دولت مین اوّل درجہ کا سمجھا جاتا ہے - وہان تہذیب اور ترقی کی صبح اول اوسوقت
ہوئی تھی - جب چند آدمیون نے ملکر ایک سوسائٹی قائم کی - اس سوسائٹی کا مقصد
اور کام یہ تھا کہ وقتاً فوقتاً اوسکے ممبر علمی مضامین لکھکر کل ممبرون کے سامنے پڑہا کرین
جن پر بحث ہوا کرے اس کا اثر قوم کے اور لوگون پر بہت بڑا ہوا کیونکہ علوم کے مطالعہ اور
مختلف مسئلون کی جستجو کا شوق لوگون کے دلونمین پیدا ہوگیا جسکے سبب سے علوم کو
بے انتہا ترقی ہوئی اور جتنی علوم کو ترقی ہوتی گئی اوتنی ہی قوم مہذب اور شایستہ ہوتی
گئی - جس کا نتیجہ آپ سب دیکھتے ہین کہ انگلستان اسوقت کس حالت مین ہے -

تمام حاضرین جلسہ نے اس تحریک سے اتفاق کیا اور یہ رزولیوشن بالاتفاق پاس ہوا
اور "محمدن ایجوکیشنل کانگریس" کی بنیاد قائم ہوگئی - اجلاس پنجم ۱۸۹۰ء منعقدہ الہ آباد مین
ایک رزولیوشن کی رو سے اوسکا نام "محمدن ایجوکیشنل کانفرنس" قرار پایا اور اجلاس نہم
۱۸۹۵ء منعقدہ مقام شاہجہانپور کے رزولیوشن نمبر ۳ کی رو سے اوسکے نام مین الفاظ
"اینگلو اورینٹل" کے اور اضافہ کیے گئے اور اب اس مجلس کا نام "محمدن اینگلو اورینٹل ایجوکیشنل
کانفرنس ہے"

اجلاس اول ۱۸۸۶ء منعقدہ مقام علیگڈہ مین پانچوان رزولیوشن جسکی عبارت ذیل

مطالب کے اجرا کی غرض سے ہون مثل دیگر اعضا اور جوارح کے ہین - فقط دل سے تمام
لازمی مقاصد پورے نہین ہوسکتے جبتک اور بدن کے اعضا اونکی مدد نہ کرین یہ اعلی جلسہ
تدبیرین اور تجویزین بتلا سکتا ہے مگر اونکی تعمیل لوکل جلسون کے ہاتھ مین ہے اونکی ادنی
کم توجہی ہمارے تمام مقاصد کو بیکار کرسکتی ہے - اور مرزا عرفان علی بیگ صاحب نے
اس رزولیوشن کی تائید کی تھی اور اپنی قابلانہ اسپیچ مین یہ فرمایا تھا کہ "اس جلسہ کا کوئی ایک
مقصد بھی پورا نہین ہوسکتا تاوقتیکہ اسکی امداد ہر جانب سے نہو اور اکثر مقامات پر تعمیل کی
غرض سے کمیٹیان قایم نہ کیجاوین" اور محمد عبد الرزاق صاحب نے اس رزولیوشن کی
تائید مین نہایت صحیح فرمایا تھا کہ جتنے رزولیوشن ابتک پاس ہوئے ہین بالاتفاق ہر ایک
مفید ہے مگر سب سے انفع یہی ہے اگر مین اسکی تشبیہ روح سے اور باقی رزولیوشنون کی قالب
دون تو کچھ نامناسب نہوگا اور ہندوستان کی تمام اسلامی سوسائٹیون سے امید ہے کہ وہ اس
رزولیوشن کی تکمیل کو اعلی درجہ تک پہونچا دینگی اور اس رزولیوشن پر عمل کرینگی -
اونکے بعد میر سید حسن صاحب نے کہا تھا کہ جبتک عملی کوشش رزولیوشن کی تعمیل کیواسطے
نہ کیجاویگی اوسوقت تک تمام رزولیوشن مثل ردی کاغذ کے سمجھے جاوینگے اور یہ جلسہ تماشہ کا
سمجھا جائیگا اس لیے مناسب ہے کہ کوئی مستقل انتظام کیا جاے جسکے ذریعہ سے رزولیوشنونکی
تعمیل ہو - اور اسکی نسبت اونہون نے یہہ راے ظاہر کی تھی کہ پہلے کوشش کرنے والے
اشخاص یا جماعتین جس ضلع مین کہ ممکن ہو تجویز کرلیجاوین اور اونکے اوپر یکے بادیگرے
ایک محرک قرار دیا جاے - اور تمام اسلامی جلسون کی فہرست لکھی جائے اور جہان کوئی
انجمن نہو وہان دو ایک ایسے معزز اور صاحب رسوخ لوگ منتخب کیے جاوین جو اپنے ضلعون
اس کام کے لیے ایک مجلس قائم کرسکین - اور اونہین جلسون یا اشخاص کی معرفت رزولیوشنونکی

بہت ہی صحیح کھا کہ یہ قومی کانگریس اس لیے ہے کہ سال بھر مین قوم نے جو کچھ کیا ہو وہ اُسمین
پیش ہو اور آیندہ جو کچھ کرنا چاہیئے اوسپر بحث کی جاوے۔ نہ اس لیے کہ ہم نے اگلے سال
اتنی باتین کہی تہین اور اس سال اتنی باتین کہتے ہین۔ یہ تو بوڑہون اور جوانون کا کام نہین
ہے ہان لڑکون کا کام ہے کہ آموختہ دوہرایا تہرایا کرین۔ یہ رزولیوشن بھی بالاتفاق پاس
ہوا علاوہ اسکے دوسرے سال کے اجلاس مین پہلا رزولیوشن سال اول کے پانچون رزولیوشن کی
تائید مین پاس ہوا تھا جسمین اجمالی طور پر سال اول کے پانچوین رزولیوشن کی تائید بھی شامل تھی
تیسرے سالانہ اجلاس مین جو ۱۸۸۸ء مین بمقام لاہور منعقد ہوا تھا رزولیوشن نمبر ۳ پیش
ہوا تہا جو اسی مقصد کی تائید اور اسی مقصد کی توسیع اور اشاعت کے لیے تجویز کیا گیا تھا
اور وہ یہ ہے۔

رزولیوشن نمبر ۳ اجلاس سوم

یہ کانگریس اس بات کی ضرورت کو تسلیم کرتی ہے کہ ہر ایک ضلع کے صدر مقام مین محمدن ایجوکیشنل کانگریس
کی ایک اسٹینڈنگ کمیٹی قائم کیجاوے یہ اسٹینڈنگ کمیٹیان ایک جنرل ایجوکیشنل کمیٹی صوبہ کی اور وہ سب
ملکر سنٹرل اسٹینڈنگ کمیٹی کے ماتحت ہون جسکا ہیڈ کوارٹر علی گڈہ مین ہو اور جسکا سکرٹری محمدن ایجوکیشنل
کانگریس کا سکرٹری ہو ہر ایک ضلع کی اسٹنڈنگ کمیٹی اور صوبہ کی جنرل کمیٹی کا یہ فرض ہو کہ اس ضلع اور
صوبہ کے مسلمانون کی تعلیمی حالت کو پیش نظر رکھے اور اوسکی ترقی کے اسباب پیدا کرنے مین ساعی رہے اور
کم سے کم ایک معقول وظیفہ کسی مسلمان طالب علم کے لیے جو ہائی ایجوکیشن تحصیل کرتا ہو اور ممکن ہو تو سکنڈری
ایجوکیشن کے لیے بھی تجویز کرے اور اسکے لیے روپیہ جمع کرے۔ اسٹینڈنگ کمیٹی کے جمع خرچ کا حساب رکھنے والا
اور وصول کرنے والا امانت دار قوم کہلاوے اور ہر ایک ایسی کمیٹی کو اختیار ہو گا کہ وہ باتفاق رائے اپنے ممبرون
کے ایسے امانت دار او قومی والنٹیر مقرر کرے۔

نہایت افسوس سے کہا جاتا ہے کہ کچھ نہین - تمام انجمنون نے جنمین سب سے اول مین
محمڈن ایجوکیشنل کانگریس کو بہی شامل کرونگا بجز باتین بنانے کے اور کچھ کام نہین کیا جسقدر
کہ ہم زبان سے کہتے ہین اور جسقدر دلسوزی اور قومی ہمدردی ہم لفظون مین ظاہر کرتے ہین
اوسکا پچاسوان حصہ بھی اگر عمل مین آئے تو قوم کو لازوال فائدے حاصل ہون -
مین نے بجز انجمن حمایت اسلام لاہور کے اور کسی انجمن کی نسبت ابتک نہین سنا کہ
درحقیقت اوسنے قومی بہلائی کے لیے کچھ عملی کارروائی کی ہے اگرچہ پوری طرح پر مین واقف
نہین ہون کہ اوسنے بہی کس حد تک عملی کارروائی کی ہے - بہرحال جس چیز کی ہمکو ضرورت ہے
وہ عملی طور پر کامون کے کرنے کی ہے - جو رزولیوشن کہ پیش ہے وہ عملی کام کرنے کی
بنیاد ہے - یعنی اگر قوم کو درحقیقت قوم کی بہلائی کا کام کرنا ہے تو اوسکا طریقہ یہی ہے
کہ جابجا اسٹنڈنگ کمیٹیان اوس کام کے انجام کے لیے قائم ہون اور سب ایک سلسلہ مین
پروئی جاوین اس طرح کہ سب علحدہ بھی ہون - اور سب متحد بھی ہون - سب سے اول خرابی ہمارے کامون مین یہ ہے
کہ ہر شخص ڈیڑہ اینٹ کی مسجد اپنے لیے الگ بنانی چاہتا ہے - اور اس سبب سے سب کے
کام ناتمام اور ناقص اور غیر مفید رہ جاتے ہین - لیکن اگر اونہین متفرق کوششون کو ہم ایک
سلسلہ مین پرو لینگے تو بہت کچھ کر سکین گے - یہ رزولیوشن بلاشبہ ایک ایسا رزولیوشن ہے
کہ اگر اوسپر عمل کیا جائے تو بے انتہا فوائد قوم کو پہونچین گے - مجکو امید ہے کہ تمام ہی خواہان
قوم جو اس مجمع مین جمع ہین اس عالی قدر رزولیوشن کو نہایت دلی اتفاق سے پاس کرینگے
لیکن ہماری خوشی صرف اس رزولیوشن کے پاس ہوجانے پر ختم نہین ہوتی - بلکہ اسکے پاس
ہوجانے کے بعد ایک خلش دل مین پیدا ہوگی کہ آیا اسپر عملدرآمد بھی ہوگا یا نہین - لیکن خدا کی
مہربانی سے ناامید ہونا نہین چاہیے اور ہمکو امید رکھنی چاہیے کہ جسطرح اتفاق سے یہ رزولیوشن

پاس ہوگا اوسی طرح متفق ہوکر اوسکے عملدرآمد پر بھی کوشش ہوا کریگی -

یہ رزولیوشن بھی بالاتفاق منظور ہوا -

اجلاس چہارم ۱۸۸۹ء مین جو علی گڈہ مین منعقد ہوا تھا ایک رزولیوشن پیش کیا گیا جس مین مذکورہ بالا رزولیوشن کو اور اجلاس سوم کے پہلے رزولیوشن کو ایک ساتھ کنفرم کرنا منظور ہوا - اسکی عبارت یہ ہے -

رزولیوشن نمبر ۲ اجلاس چہارم

یہہ کانگریس گذشتہ سال کی کانگریس کے رزولیوشن نمبر ا و نمبر ۳ کو کانفرم کرتی ہے اور اس صیغہ مین کوشش جاری رکھنے کی ضرورت کو تسلیم کرتی ہے - اور اس بات کی ضرورت سمجھتی ہے کہ جو اسلامیہ انجمنین ہندوستان مین قایم ہین اُن سے ایجوکیشنل کانگریس اسبات کی خواہش کرے کہ وہ ان مقاصد کے پورا کرنے مین کوشش کرین -

اس رزولیوشن کو پیش کیا شیخ خیر الدین نے اور تائید کی منشی احمد علی صاحب شوق نے اور بالاتفاق منظور ہوا -

گیارہوین اجلاس کے شروع ہونے کے زمانہ تک ان رزولیوشنون مین سے کسی ایک کی بھی تعمیل نہین ہوئی اسلئے نواب محسن الملک نے سنٹرل اسٹنڈنگ کمیٹی قائم کرنے کی تجویز پیش کی چنانچہ بغرض قایم کرنے سنٹرل اسٹنڈنگ کمیٹی کے ۱۷ - نومبر ۱۸۹۶ء کو بزیر صدارت ڈاکٹر سر سید احمد خان بہادر کے . سی - اس - آئی - کے ایک مجلس قائم ہوئی اور اسمین نواب محسن الملک بہادر نے یہ بیان کیا - کہ اس امر کی عام شکایت ہے کہ کانفرنس کی تجاویز کے متعلق کوئی عملی کارروائی نہین ہوتی اور گو کانفرنس کو قائم ہوے دس برس ہوچکے اور بہت سے مفید اور عمدہ رزولیوشن پاس ہوے - لیکن

کسی ایک بہی تعمیل نہین ہوی اور عملی کارروائی کہو نسبت اپ کانفرنس کی طرف سے
لوگون کی دلچسپی کم ہوتی جاتی ہے - اور مثل دیگر فضول مجالس کے اسکو بھی لوگ ایک غیر
ضروری مجلس خیال کرتے ہین اور اگر اس شکایت کے رفع کرنے کی تدبیر نہ کی گئی اور کوئی عملی
کارروائی نہوئی تو اس مجلس کا وجود بے سود سمجھا جاویگا - اس لئے ہمکو صرف اس بات پر
گو نہایت صحیح اور واجب ہے قانع نہونا چاہئے کہ یہہ کانفرنس صرف شورے کی مجلس
ہے اور فقط تدابیر اور تجاویز کا بتانا اوسکا کام ہے - بلکہ ایسی کوشش کرنا چاہیے کہ اوسکا
عملی نتیجہ حاصل ہو اور یہہ کوئی نیا خیال نہین ہے بلکہ کانفرنس کے بانی اور اوسکے حامیون کا
شروع ہی سے یہہ خیال ہے اور اسی واسطے کئی مرتبہ کانفرنس مین اسکا ذکر ہوا اور عملی
کارروائی کرنے کے متعلق رزولیوشن پاس ہوئے - چنانچہ انھون نے اُن تمام پچھلے
رزولیوشنون کا ذکر کیا جو اسٹنڈنگ کمیٹیون کے قائم کرنے کی نسبت منظور ہوئے تھے
اور اُن پر تقریرین ہوئی تھین اُن کا خلاصہ پڑہا اور اوسکے بعد کہا کہ مین نے ان تمام باتون کو
جو متعلق عملی کارروائی کے تھین اسلئے مفصل بیان کیا کہ لوگون کو معلوم ہو کہ کانفرنس نے
صرف تجویزون ہی کے پیش کرنے پر کفایت نہین کی بلکہ عملی کارروائی کرنے کے متعلق بھی جو
اوسکے امکان مین تھا کوشش کی ہے اور یہہ امر شروع ہی سے اوسکے پیش نظر رہا ہے کہ بغیر
عملی کارروائی کے کانفرنس بے سود ہے اور سب سے بڑہکر اوسکے بانی اور سکرٹری عالیجناب
ڈاکٹر سر سید احمد خان بہادر نے اسکا خیال رکہا ہے اور اسلئے جو اعتراضات کہ اب اس
کانفرنس پر کیے جاتے ہین وہ ہمدردی سے ہون یا مخالفت سے ایسے نہین ہین جسکا خیال
کانفرنس کو نہوا ہو اور جسے سکرٹری اور اس مجلس کے حامی تسلیم نکرتے ہون - مگر جیسا کہ
آپ دیکھتے ہین کرنیوالے کم ہین اور کہنے والے بہت - ہملوگون کا جوش فوری ہوتا ہے

اور چند لمحے کے لیے قومی خیال ہمارے سامنے آتا ہے مگر کانفرنس کے ختم ہونے کے ساتھ ہی وہ خیال بھی جاتا رہتا ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ اب کانفرنس کی وہ حالت ہو گئی ہے کہ یا وہ بند کر دی جاوے اور جو مرثیہ خوانی اور قصیدہ گوئی اوس مین ہوتی ہے وہ موقوف کی جاوے یا اوس مین نئی روح پھونکی جاوے اور عملی کارروائی کرنے کی کوشش کرنے پر چند آدمی مستعد ہون۔ بند کرنا اسکا درحقیقت ہمیشہ کے لیے قوم پر فاتحہ پڑھنا ہے اور گویا مرتے ہوے بیمار کو دیدہ و دانستہ چھوڑ دینا ہے۔ جسکے دل مین ذرا سا بھی خیال قوم کا ہوگا وہ اسے پسند نہ کرے گا۔ اس لیے میرے نزدیک دو باتون کا ہونا ضرور ہے۔

ایک یہہ کہ یہہ مجلس زیادہ تر عملی کارروائی کرنیوالی بنائی جاوے اور جو نقص اوسمین پیدا ہو گئے ہین اور جنکی عام شکایت ہے وہ دور کیے جاوین۔ مثلاً نظمون اور قصیدون اور مرثیون کا پڑھنا محدود کیا جاوے یا اوسکے لیے خاص وقت جس سے اصلی کام مین ہرج نہو مقرر کیا جاوے اور زیادہ وقت رزولیوشنون کے پیش کرنے اور اون پر بحث ہونے کے لیے رکھا جاوے۔ اور جو لوگ متعلق تعلیم مسلمانان کے کوئی کیفیت یا متعلق تعمیل کسی رزولیوشن کے رپورٹ پیش کرنا چاہین اوسکا موقع دیا جاے۔

دوسرے یہہ کہ چند آدمی دل سے کانفرنس کے مقاصد کے عمل مین لانے کی کوشش پر کمر بستہ ہون وہ مختلف شہرون کا دورہ کرین۔ اوسکے مقاصد لوگون کو بتائین۔ ناواقفون کی غلط فہمیان دور کرین مخالفین کے اعتراضات کا جواب دین اور پبلک کو اوسکی طرف متوجہ کرین۔ اور جہانتک ممکن ہو اوسکے مقاصد کی تکمیل اور اوسکے منظور شدہ رزولیوشنون کی تعمیل مین کوشش کرین۔

درخواست کیجاے اور بلحاظ موجودہ حالت مسلمانون کے یہ کافی نہین ہے کہ ان انجمنون
کے نام ایک خط بھیج دیا جاے یا برائے نام کوئی کمیٹی مقرر کیجاے - بلکہ ضرور ہے
کہ چند پرجوش سرگرم مسلمان اس کام کو اپنے ذمہ لین اور بذات خود جہان تک ممکن ہو دورہ
کرین اور بانیان انجمن ہاے اسلامیہ سے ملکر اتحاد و ارتباط پیدا کرنے کا راستہ نکالین - اور انکو
کانفرنس مین شریک ہونے اور اوسکی مدد کرنے پر آمادہ کرین اور جو خیالات کانفرنس کی
نسبت ہون اوس سے اطلاع حاصل کرین اور جو نقص قابل اصلاح لوگون سے سنین
اوسکی اصلاح کے متعلق اپنی راے کانفرنس مین پیش کرین -

یہ مین نہین کہتا کہ یہ تجویزین کچھ نئی ہین یا انکا خیال پہلے نہین ہوا بلکہ یہ پرانی ہی تجویزین
ہین اور ان پر من نوع عمل بھی ہوا ہے - مگر مین ضرور کہہ سکتا ہون کہ اگر پورے طور پر اور استقلال
سے اسپر عمل کیا جاوے اور چند لائق اور سرگرم ممبر اسٹنڈنگ کمیٹی کے مقرر ہون اور اوسکا
سکرٹری خواہ اس سے دلچسپی رکھتا ہو اور یاد دہانی کا سلسلہ برابر جاری رکھے اور تمام اسلامی
انجمنون اور دیگر بارسوخ مسلمانون سے خط و کتابت کرتا رہے تو ضرور کچھ نہ کچھ کامیابی حاصل
ہوگی اور بتدریج ہماری کانفرنس مستقل اور مضبوط بنیاد پر قائم ہو سکے گی -

مسٹر تھیوڈور بیک اسکو پر نے کہا کہ مین اس بات کو ضروری خیال کرتا ہون کہ کانفرنس
کے پروگرام مین تبدیلی پیش کی جاوے - اور یہ کہ برٹش ایسوسی ایشن کی طرح سے جو کہ انگلستان مین
بغرض ترقی علوم اجلاس کیا کرتی ہے سب سے اول ایک عام اجلاس اس غرض سے قائم
ہو کہ وہ پریسیڈنٹ کے ایڈریس کو سنین اور اوسکے بعد کانفرنس سیکشنون یعنی (حصص) مین
تقسیم کردی جاوے جو علیحدہ علیحدہ کمرون مین ایک ساتھ اجلاس کیا کرے - اونھون نے
یہ تجویز پیش کی کہ بالفعل (کانفرنس) کے چار سیکشن ہونے چاہئین - ایک مردم شماری

کے لیے۔ ایک مدارس کے لیے۔ ایک تعلیم نسوان کے لیے اور ایک عام علمی سیکشن یعنی
اور اشعار خوانی وغیرہ کے لیے۔ جو لوگ کہ کچھ کام کرنے کی غرض سے آوینگے اونکو تین
تا لقدم سیکشنون مین شریک ہونا چاہیے۔ اور عوام الناس جو کہ کانفرنس کو بطور تماشا
دیکھتے ہین اور دل بہلانے کی غرض سے آتے ہین وہ چوتھے سیکشن مین شریک ہونگے
ہر ایک سیکشن کا اپنا الگ پریسیڈنٹ ہوگا اور اسیطرح سے اپنا اپنا الگ الگ سکریٹری اور
اسٹنڈنگ (دوامی) سب کمیٹیان ہونگی اور اپنے اپنے سیکشن کی الگ الگ کاروائی کرینگے،
اونکا یہہ کام ہوگا کہ وہ اون مختلف اشخاص سے جو ممبران کانفرنس ہونگے اور مختلف مقامات
سے اپنی رپورٹین لاوینگے اونکو سنین گی اور اون رپورٹون کو لیونگی اور اوس کام کو جسکے لیے
وہ متعین ہوئی ہونگی اعلیٰ ترین طرحسے عمل مین لانے کے لیے تدابیر سوچین گی۔ کانفرنس کے
اجلاس کے انتظام مین سخت عیب یہہ تھا کہ کامی آدمیون کو کوئی موقع باہمی صلاح کرنے
یا کچھ اور کام کرنیکا نہین دیا جاتا تھا۔ اونہون نے کہا کہ مین متعدد آدمیون کو جانتا ہون جو
شاہجہانپور کی گزشتہ کانفرنس مین آیے اور اونکی خواہش تھی کہ وہ علمی مسائل پر بحث مباحثہ
کرین مگر وہ مایوس ہوکر واپس چلے جانے پر مجبور ہوے صرف اس وجہ سے کہ فصاحت
کی متصل روانی جو کمرہ مین تھی اوسنے علمی مسائل پر غور کرنے کے لیے وقت نہ دیا۔ مجکو خود
مردم شماری کے سیکشن کے اجلاس کا مطلق وقت نہ ملا۔ اس کام کے لیے وقت مقرر ہوا تھا
مگر ایک شخص اجلاس پر قبضہ کیے ہوے تھا اور وہ گھنٹہ دو گھنٹہ سے شاہجہانپور کی
تاریخ پر لکچر دے رہا تھا اور کوئی علامات اپنے ٹھہرنے کی نہین دکھاتا تھا۔ یہان تک
کہ رات کے نو بج گیے اور مین نے اون لوگون سے جو مردم شماری مین دلچسپی لیتے تھے
کہا کہ آپ آیے اور اس مسئلہ پر بحث کیجے بہت سے اشخاص اوس جگہہ چلے آئے جہان کہ

چاء کی میز بچھی ہوئی تھی اور گو کہ اونھون نے کھانا ابھی نہین کھایا تھا تاہم وہ دس بجے شب تک ٹھہرے رہے تاکہ اس مضمون پر بحث کرین اور بہت سی مفید مفید تجاویز پیش ہوئین - ان تجاویز مین سے بعض تجاویز عمل مین نہ لائی جاسکین اور مردم شماری کا کام ترقی نہ کرسکا اس لیے کہ اوسکے لیے روپیہ نہ تھا اونھون نے کہا کہ مین اس بارہ مین کسی اور موقع پر پھر گفتگو کرونگا - اگر یہ بات معلوم ہو جاویگی کہ مختلف سیکشنین مختلف مسائل پر بحث کرنے کے لیے اجلاس کرینگی تو غالباً بہت سے کامی اشخاص جو کہ اب کانفرنس کی شرکت کو تضیع اوقات جانتے ہین کانفرنس مین آکر شریک ہونگے اور اسطرح سے کانفرنس بہت جلد ایک نہایت ذیکار آمد جماعت ہو جاویگی جسپر عوام کو اعتبار اور اُنس ہو جاوے گا -

صاحبزادۂ آفتاب احمد خان نے کہا کہ اس مقصد کی تکمیل کے لیے مناسب ہے کہ ایک کمیٹی علی گڈہ مین بنام سنٹرل اسٹنڈنگ کمیٹی محمدن اینگلو ایجوکیشنل کانفرنس کی قائم ہو اور دیگر شہرون اور قصبات مین کمیٹیان لوکل اسٹینڈنگ کمیٹی محمدن اینگلو اورنٹیل ایجوکیشنل کانفرنس مقرر کی جاوین -

چونکہ یہ تجویز رزولیوشن نمبر (۳) منظور شدہ اجلاس سوم کانفرنس کے مطابق تھی اسیلیے سبنے بالاتفاق منظور کیا - اور بہت سے صاحب اسکے ممبر تجویز کیے گیے - اور اسکے لیے ایک دستورالعمل تجویز کیا گیا جو اس کیفیت کے ضمیمہ نمبر ۲ مین شامل ہے -

یہ تجویز گیارہوین اجلاس منعقدہ میرٹھ مین واسطے منظوری کے پیش ہوئی - اور بالاتفاق منظور کی گئی - اور اسکے متعلق رزولیوشن مفصلہ ذیل پاس کیے گیے -

رزولیوشن نمبر ۱ اجلاس یازدہم

یہ کانفرنس سنٹرل اسٹنڈنگ کمیٹی کے تقرر اور اُسکی اس تجویز کو جسطرح کہ اُس نے کانفرنس کے کاموں کو سیکشنوں پر تقسیم کیا ہے اور ہر ایک سیکشن کے لیے ممبر اور سکرٹری تجویز کئے ہین اور ایک محرر دس روپیہ ماہواری کا سنٹرل اسٹنڈنگ کمیٹی کی کارروائی کو تجویز کیا ہے۔ ان سب تجویزون کو منظور کرتی ہے

رزولیوشن نمبر ۴ اجلاس یازدہم

اس کانفرنس کی یہ راے ہے کہ جو سیکشنین واسطے عملی کارروائی کانفرنس کے تجویز کی گئی ہین اور اجلاس مین منظور ہو چکی ہین اُنکے مقاصد کے لیے اگر کچھ روپیہ کے خرچ کی ضرورت ہو تو سکرٹری کانفرنس کو جائز ہوگا کہ بمنظوری سنٹرل اسٹنڈنگ کمیٹی کی بشرطیکہ کانفرنس فنڈ مین جو سکرٹری کے ہاتھ مین بعد اخراجات ضروری کے باقی رہے گنجایش ہو اسکو خرچ کرے۔

رزولیوشن نمبر ۵ اجلاس یازدہم

اس کانفرنس کی یہ راے ہے کہ دفعات ۱۱ و ۱۲ و ۱۳ و ۱۴ و ۱۵ و ۱۶ قواعد کارروائی کانفرنس مین جو کام مندرج ہین وہ سنٹرل اسٹنڈنگ کمیٹی سے متعلق کیے جائین جو ہمیشہ مقاصد کانفرنس کے لیئے کام کرتی رہیگی۔

اس رزولیوشن کے مطابق دفعات مذکورہ بالا جس طرح پر ترمیم کی گئی تھین اسکے مطابق ضمیمہ نمبر ۱ مین ترمیم کردیگئی اور اب جو دفعات مذکورہ بالا نمبر ۱۱ تا ۱۶ ضمیمہ نمبر ۱ مین درج ہین وہ مطابق اصلاح مجوزہ اس رزولیوشن کے ہین۔

یہان تک جو کچھ بیان کیا گیا وہ متعلق تقرر کانفرنس اور سنٹرل اسٹنڈنگ کمیٹی کے تھا اب ہم اُن ضروری رزولیوشنون کو بیان کرتے ہین جو کانفرنس کے گذشتہ گیارہ اجلاسون مین منظور ہوئے اور جو قابل توجہ اور لائق تعمیل ہین۔ اور اچھی طرح سے سمجھہ مین آنے کے لیے

اوسکے باقی اور قائم رہنے پر ایسے لوگون مین جو اوسکی خواہش رکھتے ہین توجہ رکھنی لازم ہے۔ مشرقی علوم جو
مسلمانون مین قدیم سے ابتک رائج ہین وہ مذہبی تعلیم اور مذہبی مسائل سے ایسے مخلوط ہین کہ جدا نہین ہو سکتے
اور اسلیے گورنمنٹ کو اوسکا اختیار کرنا مناسب نہین ہے اور اگر مذہبی مسائل کو اُس سے خارج کیا جاوے
تو کوئی شخص جو مشرقی علوم کا خواہان ہے اوسکو پسند نہین کرنے کا اور اگر کسی وجہ سے اوسکو اختیار کریگا
تو مسلمان کمیونٹی مین اُسکی کچھ وقعت نہوگی۔

مولوی شبلی صاحب نے اس رزولیوشن کو پیش کرتے وقت کہا کہ یہ بات کہ قوم کو
"انگریزی اعلی درجہ کی تعلیم کی نہایت ضرورت ہے" ایک ایسا دعوی ہے جو اپنے ثبوت کیلیے
دلیل کا بہت کم محتاج ہے۔ گورنمنٹ کے صیغۂ ملازمت مین ہمارا بہت کم حصہ ہے۔ ہم اپنے
حقوق کے ظاہر کرنے کا کوئی معقول ذریعہ نہین رکھتے۔ ہمارا کوئی قومی اخبار نہین ہے جو
گورنمنٹ کی زبان مین گورنمنٹ کو ہمارے مقاصد سے مطلع کرے لیکن جب پوچھا جاوے
کہ ایسا کیون ہے تو یہی ایک جواب ہے کہ اعلی تعلیم کے نہ ہونے سے۔ ہماری سوشیل
اور مارل زندگی بھی بالکل بے ترتیب ہے ہر ایک قوم مین جسکو حکومت کے ساتھ کچھ استداد
حاصل ہوا اسکے علوم اور خاندانی روایتون کی بنا پر اخلاق اور معاشرت کا ایک با اصول
سلسلہ تیار ہو جاتا ہے اور اسی لحاظ سے ہماری قوم کے پاس بھی جو ایکمدت تک تیغ و
قلم دونون کی مالک تھی ایک مجموعۂ اخلاق موجود تھا لیکن جب کسی قوم کے ہاتھ
سے حکومت جاتی رہتی ہے تو اسکے اخلاق و معاشرت پر بھی زوال آجاتا ہے یہی حال
ہمارا ہوا ہماری اخلاقی زندگی بالکل بے ترتیب ہوگئی ہے۔ اسلیے ضرور ہے کہ ہم اعلی
درجہ کی انگریزی تعلیم حاصل کرین۔ اور وہی سچائی۔ آزادی۔ دلیری۔ بلند ہمتی۔ اوقات کی
پابندی۔ محنت شعاری سیکھین جو مغربی تعلیم کا ایک لازمی اثر ہے۔ علمی ترقی جو زندگی کا اصل

مقصد ہے وہ یورپین اعلی تعلیم پر موقوف ہے۔ یورپ مین علوم و فنون کو جو ترقی حاصل ہے
اُسکے سامنے پچھلی ترقیون کا ذکر کرنا بے سود ہے۔ ایسی حالت مین ہماری علمی ترقی کے لیے
مشرقی زبانین کافی نہین ہین اور ضرور ہے کہ نہایت وسعت کے ساتھ قوم مین اعلی تعلیم پھیلے
جو گورنمنٹ ہماری تمام ضروریات زندگی کی ذمہ دار ہے جسنے ہمارے امن و آرام کے لیے
سڑکین۔ ریل۔ تار۔ نہرین۔ شفاخانے قائم کیے ہین اسکا فرض ہے کہ ہمارے دماغ کو بھی
پوری ترقی دے جو صرف اعلی درجہ کی تعلیم سے ہوسکتی ہے۔ گورنمنٹ کو مشرقی علوم کی تعلیم
اپنے ہاتھ مین نہین لینی چاہیے بلکہ اس کا فیصلہ کرنا خود ہمارے ہاتھ مین ہے کہ مشرقی زبان
کے سیکھنے کی ہمکو کسقدر ضرورت ہے۔ مشرقی تعلیم مذہبی تعلیم کے ساتھ ایسی مخلوط ہوگئی ہی کہ اگر
اس سے جدا کی جائے تو وہ علوم بے اثر اور کم وقعت رہ جاوین۔ اور ایسی حالت مین مسلمان
اسکی قدر نہین کرینگے۔

سر سیّد احمد خان بہادر نے اس رزولیوشن کی تائید کرتے وقت فرمایا کہ ہماری قوم کو
جس چیز کی سب سے زیادہ ضرورت ہے وہ ہاے انگلش ایجوکیشن ہے سواے اون چند پرانے
خیال کے لوگون کے جو ابتک سورج کے زمین کے گرد گھومنے کا یقین کرتے ہین اور جو دراصل انگلش
تعلیم ہی کو ناجایز سمجھتے ہین کوئی شخص ایسا نہین ہے جو ہاے انگلش ایجوکیشن کا خواہشمند نہ ہو۔
گورنمنٹ نے نہایت فیاضی سے اقرار کیا ہے کہ اُسکی تمام رعایا کے حقوق خواہ رعایا ہندوستانی
ہو یا انگریزی ہر اعتبار سے برابر ہونگے اور اسنے ہمکو یورپین سائنس و لٹریچر کے سیکھنے پر مجبور کیا ہی
اس لیے اسکا فرض ہے کہ ہندوستانیون کو اس درجہ تک تعلیم دے کہ اُنکو اپنے حقوق حاصل
کرنے کی قدرت ہوجاے پس نہ صرف ہمکو گورنمنٹ سے اپنے حقوق حاصل کرنے کو
ہاے انگلش ایجوکیشن کی ضرورت ہے بلکہ گورنمنٹ کو بھی اپنا اقرار پورا کرنے کے لیے ہمکو

ہائی انگلش ایجوکیشن کی تعلیم دینا لازمی ہے - گورنمنٹ کا مشرقی علوم مین - ہمکو تعلیم دینا ناممکن ہے - ہمکو اس بات کی حاجت نہین ہے کہ گورنمنٹ علوم مشرقی کی تعلیم پر توجہ کرے نہ گورنمنٹ کو مناسب ہے کہ ایسے امر مین جسمین وہ درحقیقت کچھہ نہین کر سکتی دست اندازی کرے - یہ فخر کہ ہمارے بزرگون کے علوم کی بدولت یورپ نے تعلیم پائی ہے - کسی کے مٹائے مٹ نہین سکتا - پس خود ہمارا فرض ہے کہ ہم اس فخر کو اپنی قوم مین زندہ رکھین - اور کوشش کرین کہ جو لوگ بلا خیال اپنے دنیاوی ترقی یا دنیاوی حالت کے صرف علوم مشرقی کی تحصیل مین اپنے قدیم طریقہ سے مصروف ہین اُن مین سے ایسے لوگ پیدا ہون جو قدیم منطق اور فلسفہ مین، عربی و فارسی کے علم ادب مین، علم شعر و انشا مین اپنے بزرگون کی یادگار یا اُنکے قائم مقام ہون اور ہمارے باپ دادا کی ہسٹری یاد دلاتے رہین -

بالآخر یہ رزولیوشن کثرت رایے سے پاس ہوگیا -

اجلاس دوم کا پہلا رزولیوشن اجلاس اول کے پانچون رزولیوشن کی تائید مین تھا جس سے اجمالاً اس مقصد کی تائید ہوتی ہے - اجلاس دوم کا چوتھا اور پانچوان اور اجلاس پنجم کا تیسرا رزولیوشن بھی اعلی تعلیم کی تائید مین تھا -

اجلاس ہشتم ۱۸۹۳ء منعقدہ مقام علی گڈہ مین ایک رزولیوشن پیش ہوا تھا جو فیصلہ قسمت مسلمانان کے نام سے موسوم ہے اور جو اس اجلاس کا پانچوان رزولیوشن تھا اور وہ یہ ہے

رزولیوشن نمبر ۵ اجلاس ہشتم

اس کانفرنس کی یہ راے ہے کہ درباب ترقی تعلیم و تربیت مسلمانان کے جو کچھہ اب تک ہوا ہے وہ محض ناکافی ہے اور اگر یہی حالت رہی تو صدیون کے گذرنے پر بھی تبدیلی حالت کی توقع نہین ہو سکتی جب تک کہ اعلیٰ سے اعلیٰ درجہ تعلیم کا اور اس سے بھی زیادہ تربیت کا جمہوری متفقہ کوشش سے

انتظام نہ کیا جاوے اگر اس طرح پر نہ کیا جاویگا تو کانفرنس کی راے مین ترقی تعلیم اور ترقی حالات مسلمانان سے بالکل مایوس ہو جانا چاہیے۔

اس رزولیوشن کو **سر سید احمد خان** بہادر نے پیش کیا تھا اور نواب محسن الملک بہادر نے اوسکی تائید کی تھی - یہ رزولیوشن جو ہائی ایجوکیشن کی نسبت منظور ہوا نہایت مہتم بالشان ہے اور فی الحقیقت اس قابل ہے کہ تمام قوم اوسپر غور کرے اور اوسکی تعمیل کی نسبت مناسب تدبیرین اختیار کرین اور اپنی پوری قوت اور ہمت اس مقصد کی تکمیل مین صرف کرین -

سر سید احمد خان بہادر نے اس رزولیوشن کی تحریک کرتے وقت فرمایا کہ جب تک اعلی درجہ کی تعلیم ملک مین موجود نہین ہوتی ادنی درجہ کی تعلیم کا پھیلنا ناممکن ہے سب سے مقدم مسئلہ جسپر تمام قوم کو اپنی توجہ مبذول کرنی چاہیے اعلی تعلیم کا مسئلہ ہے ہم اپنی قوم مین اعلی درجہ کی تعلیم و تربیت پھیلانا چاہتے ہین جسکے بغیر نہ قوم قوم بن سکتی ہے نہ قوم کو عزت اور ناموری حاصل ہو سکتی ہے - مگر افسوس ہے کہ تمام ہندوستان مین جہان جہان گورنمنٹ کالج یا مشنری کالج ہین اُن مین کوئی سامان طالب علمون کی تربیت اور درستی اخلاق کا نہین ہے - ان کالجون مین مسلمانون کی قومی فیلنگ دبی رہتی ہے اور اُن مین قومی ہمدردی اور مذہبی جوش کا نام و نشان نہین ہے ہمکو اپنی قوم مین اعلی درجہ کی تعلیم و تربیت پھیلانے کے لیے ایسے کالج کی ضرورت ہے جسمین وسیع بورڈنگ ہوس ہو - سب لڑکے ملکر ایک جگہ رہین - ایک جگہ پڑہین اور ایک جگہ کھیلین - انکو انگریزی لٹریچر کے ساتھ مذہبی تعلیم بھی دیجاے اور اُنکے اخلاق کی درستی اور شایستگی - حفظان صحت اور ورزش جسمانی اور دماغی کے لیے سوسائٹیان اور کلب ہول - اُن مین اخوت اسلامی کا

جوشش ہو - وہ تاریخ اسلام اور مذہب اسلام سے بخوبی آگاہ ہون - یہی اعلی درجہ کی تعلیم اور
تربیت ہے جسکے بغیر ہماری قوم ترقی نہین کرسکتی - ابھی ہر طالبعلم انگریزی تعلیم پاکر سرکاری
ملازمت کو تلاش کرتا ہے - حالانکہ سرکاری ملازمتون کی تعداد غیر محدود نہین ہے - اسکا
سبب یہ ہے کہ ابھی اعلی درجہ کی تعلیم کافی طور پر نہین پھیلی ہے ورنہ دنیا کا کوئی کام تجارت ہو
یا صنعت و حرفت ایسا نہین ہے جسمین اعلی درجہ کے تعلیم یافتہ بخوبی داخل نہ ہوسکین
آخرمین آنریبل محرک نے اس بات پر زور دیا کہ مدرستہ العلوم مسلمانان واقع علی گڈھ ہر حیثیت
سے اس درجہ پر پہونچ گیا ہے کہ اگر تمام قوم متفق ہوکر اسکو مکمل کرنا چاہے تو وہ بہت جلد
پورا ہوسکتا ہے -

نواب محسن الملک بہادر نے اس رزولیوشن کی تائید کی اور کہا کہ اسوقت ہماری قوم کا
نام معزز قومون کی فہرست سے خارج ہے - اسوقت مسلمان ہر قسم کی ترقی کے ذریعہ سے محروم
ہین - اور ہر صورت سے ذلیل حالت مین ہین - نہ اُن کا سرکاری ملازمت مین کافی حصہ ہے
(اسپیکر نے ایک فہرست پیش کی جسمین ہندوستان کے ہر صوبہ کے ہندو اور مسلمانون کا
مقابلہ بلحاظ عہدہ ہاے ملازمت کیا گیا تھا) نہ انکو کاروبار تجارت مین دخل ہے نہ اُن کی
زمینداری قابل اطمینان ہے - ہم قوم کے براے نام قائم رہنے پر قانع نہین ہین بلکہ ہم اسکا
معزز قوم ہونا چاہتے ہین - ہم چاہتے ہین کہ مسلمان کم سے کم ہندو - پارسی - بنگالی اور مدراسی
قومون کی طرح عزت پائین اور ترقی کے اعلی درجہ پر پہونچ جائین اور اعلی تعلیم اور اعلی تربیت
حاصل کرین اعلی تعلیم سے مراد یہ ہے کہ انسان اُن قوتون کو اچھی طرح کام مین لاسکے جو خدا نے
اوسکو ادراک حقائق اور معرفت اشیا کے لیے دی ہین - اعلی تعلیم یافتہ کسی کام مین نہین رکتا
اور کسی پیشہ سے نہین گھبراتا - مگر اسوقت ہماری بڑی سی بڑی خواہش یہ ہے کہ مسلمان اپنی

مگر اسکی تکمیل کے لیے زر کثیر کی ضرورت ہے۔ اسلیے مسلمانون کو اس کالج کی تکمیل پر آمادہ ہونا چاہیئے۔

مولوی حسن علی صاحب شوستری اور علی محمد صاحب رئیس میرٹھ اور شیخ غلام حیدر صاحب سوداگر گجرات نے متفرق کوششون اور ادنی درجہ کی تعلیم کی مخالفت کی۔ آنریبل سید محمود نے اپنے لکچر کا حوالہ دیکر مسلمانون کی تعلیمی تنزل کا اشارہ کیا اور اسبات پر زور دیا کہ ہمکو قومی ترقی کے لیے اعلی سامان مہیا کرنا چاہیے۔ ادنی درجہ کے کامون سے کچھہ فائدہ نہین ہے

سید احمد خان بہادر نے فرمایا کہ اب اس رزولیوشن پر کافی تقریرین ہوچکین۔ اسپر ووٹ لیے جائین

اول۔ مسلمانون کی ترقی تعلیم و تربیت کے لیے جو کچھہ ابتک ہوا ہے وہ محض ناکافی ہے۔

تمام ممبران موجودہ نے بالاتفاق کہا کہ ناکافی ہے

دوم مسلمانون کی ترقی اعلی تعلیم و تربیت پر منحصر ہے اور اگر اعلی تعلیم کا اور اس سے زیادہ اعلی تربیت کا جمہوری متفقہ کوشش سے انتظام نکیا جاوے گا تو مسلمانون کی ترقی سے مایوس ہوجانا چاہیے۔ تمام ممبران موجودہ نے اس سے اتفاق کیا۔

بالآخر رزولیوشن من حیث المجموع منظور ہوا۔

مدرسۃ العلوم کی تکمیل اور استحکام کے لیے۔ نوین اجلاس کا جو علی گڈھ مین منعقد ہوا ایک مستقل رزولیوشن پاس ہوچکا ہے۔ جسکی عبارت حسب ذیل ہے۔

رزولیوشن نمبر ۱ اجلاس نہم

اس کانفرنس کی یہ راے ہے کہ حامیان قوم کو ایک قلیل مگر مستقل سالانہ چندہ یا ایک حصہ معین اپنی آمدنی کا مثلاً آٹھہ آنے یا ایک روپیہ فیصدی محمدن کالج کے استحکام اور تکمیل کے لیے دینا چاہیے۔

(۲) رزولیوشن جو نسبت اعلی تعلیم کے وظایف کے منظور ہوئے۔

اعلیٰ تعلیم اور اعلیٰ تربیت کی ضرورت تسلیم کرنے کے بعد اس بات کی ضرورت ہے کہ اسکو وسعت کے ساتھ پھیلانے اور ترقی دینے اور مستحکم بنیاد پر قایم کرنے کے لیے تمام قوم متفق ہوکر زر کثیر فراہم کرے اور اُن غریب مسلمان طلبا کی امداد بذریعہ وظائف اور اسکالرشپ کے کرے جو انٹرنس سے آگے نہین پڑہ سکتے اور باعث افلاس کے کالجون مین نہین پڑہ سکتے۔ کانفرنس نے بار بار قوم کو متوجہ کیا ہے کہ وہ اس مہتم بالشان مسئلہ پر غور کرے اور ترقی تعلیم کی عمارت کو اس مستحکم بنیاد پر قایم کرے۔ چنانچہ سب سے اول لکھنؤ کے اجلاس مین جو ۱۸۸۷ء مین منعقد ہوا تھا حسب ذیل رزولیوشن پیش ہوا تھا۔

رزولیوشن نمبر ۲ اجلاس دوم

اس جلسہ کی یہ راے ہے کہ ایک نہایت عمدہ ذریعہ مسلمانون کی خوشحالی کو ترقی دینے کا یہ ہے کہ اسکالرشپین قایم کی جاوین جنکی مدد سے مسلمان طالب علم انٹرنس کے بعد ایم۔ اے تک پڑہ سکین۔

اس رزولیوشن کے محرک مسٹر تھیوڈر بک پرنسپل مدرسۃ العلوم تھے اور مویدسر سید احمد خان بہادر مسٹر تھیوڈر بک نے مسلمانون کی موجودہ تنزل کی عبرت انگیز تصویر کھینچکر دکھائی اور بتایا کہ اس تنزل سے نکلنے اور بچنے کے لیے سواے اعلیٰ تعلیم کے اور کوئی علاج نہین ہے۔ انھون نے کہا کہ میرے نزدیک مسلمانون کی کل طاقت قومی جوش اور دولت کا رخ صرف اسی مرکز کی طرف پھرنا چاہیئے انہون نے افسوس کیا کہ دولتمند مسلمان اس طرف متوجہ نہین ہین اور جن مسلمانون کو اسکا خیال ہے وہ پانچ کرور مسلمانون کے سمندر مین چند قطرے ہین۔ وہ اپنے آرام کو مسلمانون کی اعلیٰ تعلیم پر تصدق کرنے کو تیار ہین مگر اونکے پاس ضرورت کے موافق روپیہ نہین ہے۔ اُنھون نے غیرت دلانے کے لہجہ مین بیان کیا کہ مین بمبئی گیا تھا اور پارسیونکی اعلیٰ ہمتون اور اونکے دولتمند رہناؤن کی بیحد فیاضیون کو مینے دیکھا۔ ہندوستان مین

اس قوم کے صرف ایک لاکھ آدمی ہونگے ۔ مگر وہ ایک زندہ مثال اس بات کی ہے کہ مسلمان
بھی انگریزی حکومت مین کس قدر ترقی کرسکتے ہین ۔ اگر وہ پارسیون سے آدھی ہمت اور قومی
جوش ظاہر کرین ۔ پھر اونہون نے کہا کہ اکثر مسلمان طالب علم اس قدر مفلس ہین کہ وہ کالجون
مین پڑھ نہین سکتے ہین ۔ یہ غریب طلبا اکثر عمدہ خاندان کے ہوتے ہین ۔ میرے نزدیک سب سے
عمدہ ذخیرہ جو قوم مین لایق اور بلند ہمت رہنما پیدا کرنے والا ہے وہ ان قدیم گروہون
خاندانون مین ہے جو سیکڑون برسون سے شمالی ہندوستان کے دیہات اور قصبات مین
رہتے ہین اور زمانہ گذشتہ مین مغلون اور انگریزی گورنمنٹ کوان مین سے نہایت لایق افسر
اور سپاہی دستیاب ہوے ہین مگر اب یہ خاندان افلاس مین گرفتار ہین پس میرے
نزدیک کل قوم مین سے نہایت عمدہ بچے تلاش کرنے چاہین جو عقل مین تربیت مین
اور نسل مین نہایت عمدہ ہون انکی اسکالرشپ سے ایم ۔ اے تک پڑھنے مین امداد ہونی چاہیے
سر سید احمد خان بہادر نے اس تحریک کی تائید کرتے وقت فرمایا کہ اسوقت ہمکو
ضرورت ہے کہ جس قدر جلد ہوسکے ایک تعداد کثیر اگر کثیر نہین تو ایک تعداد معقول اپنی قوم کے
نوجوانون کی پیدا کرین جو علم اور قابلیت مین اور ان علوم مین جو اس زمانہ کی حاجت کے لیے
ضروری ہین سربرآوردہ ہون ۔ یہ مقصد بجز اُس صورت کے جو مسٹر بیک نے بیان کی ہے
حاصل نہین ہوسکتا ۔ سید نے اس بات پر افسوس کیا کہ ہمکو اپنی قوم مین ایک شخص بھی
ایسا نہین دکھائی دیتا جو اس زمانہ کی ضروریات مین سربرآوردہ ۔ نہ کوئی مشہور اسپیکر ہے ،
نہ کسی نے انگلش لٹریچر مین نام پیدا کیا ہے نہ کوئی اس قابل ہے کہ انگریزی اخبار کی
اڈیٹری کرسکے ۔ ہمکو اپنی پرائیوٹ ضرورتون مین ، اپنے قومی مطالب مین جب کسی تحریر کی
ضرورت ہوتی ہے کسی مسلمان کو اس لایق نہین پاتے غیر قوم کے لوگون سے مدد لینی پڑتی ہے

پس اس سے زیادہ اور کوئی قومی ذلت اور قومی ناتربیت یافتگی کا ثبوت مل سکتا ہے ؟

اکبر حسین صاحب نے اپنی اسپیچ مین اعلیٰ تعلیم کی ضرورت کو ثابت کیا اور کہا کہ آپ لوگ واقف ہونگے کہ ہر خاندان مین کوئی نہ کوئی نوجوان ایسا نظر آتا ہے کہ وہ ذہین بھی ہے سمجھ دار بھی ہے پڑہنے کا شائق بھی ہے لیکن افلاس مانع ترقی تعلیم ہے اگر وہ سمجھین کہ کالج کی تعلیم مین مدد دینے کے لیے ہماری قوم کے بزرگ ہماری دستگیری کرنے کو موجود ہین اور اگر ہم کسی طرح اپنے تئین انٹرنس تک پہونچا کر اس لایق کر دین کہ اس امداد سے فائدہ اوٹھا سکین تو ہم بھی دنیا مین کوئی چیز ہو جائینگے ۔ یہ کیسی ترغیب اور کیسی امید ہوگی کہ وہ اس ترغیب اور امید کے سہارے پر مڈل سے انٹرنس تک کی دشوار گذار منزل کو طے کرینگے اور انٹرنس کے بعد ہماری قوم انکو اپنی امداد کی پناہ مین لے لیگی ۔

یہ رزولیوشن بعد مباحثہ کے بالاتفاق منظور ہوا ۔

کانفرنس کے تیسرے اجلاس مین جو دسمبر ۱۸۸۸ء مین لاہور مین منعقد ہوا مسندرجۂ ذیل رزولیوشن پیش کیا گیا تھا ۔

رزولیوشن نمبر ۱ اجلاس سوم

"اس کانگریس کی یہ راے ہے کہ غریب مسلمان طلبا کو جنہون نے انٹرنس کا امتحان پاس کر لیا ہو اور ہوشیار ہون بذریعہ وظیفہ اس طور سے مدد کی جاوے کہ جس کسی کالج مین وہ چاہین اپنی تعلیم جاری رکھین اور نیز اون طلبا کو جو ہوشیار اور غریب مسلمان ہون اور جنہون نے جماعت مڈل کا امتحان پاس کر لیا ہو ضلع اسکول اور دیگر اسکولون مین امتحان انٹرنس تک پڑھنے کے لیے وظائف سے مدد دیجاوے اور یہ کہ پنجاب ممالک مغربی شمالی اور اگر ضرورت ہو تو دیگر صوبہ جات مین ایسی کمیٹیان مقرر کی جاوین جو اس کام کی نگرانی کرین ۔ اور یہ کہ ہر کمیٹی آئندہ اجلاس محمدن ایجوکیشنل کانگریس مین اس امر کی رپورٹ

پیش کرے کہ کس قدر طلبا نے انٹرنس اور مڈل کا امتحان پاس کیا ہے اور کس قدر طلبا کو مذکورہ بالا
طریق پر مدد دیگئی ہے اور کسقدر طلبا کالجون اور اسکولون مین تعلیم پاتے ہین -
اس رزولیوشن کی تحریک بھی مسٹر تھیوڈر بیک پرنسپل مدرستہ العلوم نے کی اور
اُنھون نے اپنی پرمغز اور فصیح تقریر مین اول کانفرنس کے مفید ہونے پر زور دیا پھر اعلیٰ
تعلیم کی ضرورت کو ثابت کیا - پھر مسلمانون کی موجودہ تعلیمی حالات بیان کیے پھر کہا کہ اگرچہ
موجودہ نسل کے ہندوستانی مسلمانون کو بڑا کام کرنا ہے لیکن اگر وہ اپنے اسلاف پر نظر ڈالین
جو مذہب اور شایستگی کے ناموربانی تھے تو وہ خواہ مخواہ مایوسی کا اندیشہ نہین کر سکتے ہین
آفتاب غروب ہوجاتا ہے لیکن بارہ گھنٹہ بعد پھر طلوع ہوتا ہے مجھکو مسلمانون کے واسطے
ایک نئی صبح کے آثار نظر آتے ہین اور مین اس کانفرنس کو منجملہ اُن سنہری بادلون کے سمجھتا ہون
جنسے دن کی آمد ظاہر ہوتی ہے - اسکے بعد اونھون نے کہا کہ اس کانگریس کو علم کی تمام
شاخون یعنی ابتدایے اور سکنڈری اور اعلیٰ درجہ کے تعلیم کی جانب توجہ اور غور کرنے
پڑیگی یعنے کبھی ایک قسم کی تعلیم پر کبھی دوسرے قسم کی تعلیم پر زمانہ کی ضرورت کے لحاظ
سے جو مسلمان لڑکے مڈل کے امتحان کے لیے تیار ہونا چاہتے ہین اگر وہ امداد کے محتاج
ہون تو اونکو فیس اسکول کے ادا کرنے مین مدد دیجائے - پھر ایک اشتہار اس مضمون کا
مشتہر کرنا چاہیے کہ جو غریب لڑکے مڈل سے آگے تعلیم حاصل کرنا چاہین وہ امداد کی درخواست
کرین - اس کام کے اہتمام کے لیے ہر صوبہ مین ایک کمیٹی قایم کی جائے - اس کمیٹی کے
ممبرون کو پرائیویٹ ذریعہ سے مختلف طالب علمون کی حیثیت اور حالت کو تحقیق کرنا اور انکو
اس مقصد کے واسطے روپیہ جمع کرنا اور اس روپیہ کو اپنی تجویز کے موافق خرچ کرنا پڑے گا
یہی طریقہ انٹرنس کے طالب علمون کے لیے اختیار کرنا چاہیئے اور یہی اُن طالب علمون کے

لیے جو انٹرنس پاس کرنے کے بعد کالجون مین تعلیم پانا چاہتے ہین - انٹرنس مین داخل کرنے کے لیے اُن طالب علمون کو چنا چاہیے جو مڈل کے امتحان مین لایق اور ہوشیار ثابت ہون اور کالجون مین تعلیم دینے کے لیے اُن طلبا کو انتخاب کرنا ضرور ہے - جو انٹرنس کے امتحان مین سبقت لے جاوین - ہوشیار اور لایق اور محنتی ہونے کے علاوہ اس بات کا خیال رکھنا بھی نہایت ضروری ہے کہ جو لڑکے انتخاب کیے جاوین وہ شریف النسل ہون اور بلحاظ عادات اور خصایل کے اپنے ساتھیون مین ممتاز ہون کیونکہ قوم کے حق مین ایسے طلبا جو ان صفات سے موصوف ہون بہ نسبت ہوشیار شریر لڑکون کے آیندہ نہایت کار آمد ہونگے -

اگر کمیٹیان قایم کی جاوین اور وہ ان اصولون پر عمل کرین اور اپنا کام سرگرمی سے شروع کرین تو ہمکو اس بات کے اندازہ کرنے کا موقع ملتا رہیگا کہ ہم کسقدر کام کر چکے ہین اور کسقدر کام کرنا باقی ہے

محمد اکرام اللہ خان صاحب رئیس دہلی نے مسٹر تھیوڈر بیک کی اس مفید تحریک کی تائید کی اور انہون نے محرک کی تقریر کا خلاصہ بیان کرنے کے بعد کہا کہ جو طریقہ امداد کا مسٹر بیک نے پیش کیا ہے وہ نہایت عمدہ اور پسندیدہ ہے اسلیے مین اس رزولیوشن کی تائید کرتا ہون -

متعدد ممبرون نے اس رزولیوشن کی تائید مین تقریرین کین اور آخر کار کثرت رایے سے منظور ہوا جو رزولیوشن اسکالرشپون کے باب مین اجلاس سوم مین پیش ہوا تھا اوسکا ذکر ہو چکا ہے - اور وہ اجلاس سوم کا پہلا رزولیوشن تھا اسی اجلاس کا تیسرا رزولیوشن حسب ذیل تھا -

رزولیوشن نمبر ۳ اجلاس سوم

" یہ کانگریس اس بات کی ضرورت تسلیم کرتی ہے کہ ہر ایک ضلع کے صدر مقام مین محمڈن ایجوکیشنل کانگریس کی ایک اسٹینڈنگ کمیٹی قایم کیجاے - یہ اسٹینڈنگ کمیٹیان ایک جنرل ایجوکیشنل کمیٹی صوبہ کی اور وہ سب ملکر

سنٹرل اسٹنڈنگ کمیٹی کے ماتحت ہون جسکا ہیڈ کوارٹر علی گڈہ مین ہو اور جسکا سکرٹری محمڈن ایجوکیشنل کانگریس کا سکرٹری ہو - ہر ایک ضلع کی اسٹنڈنگ کمیٹی اور صوبہ کی جنرل کمیٹی کا یہ فرض ہو کہ اس ضلع اور صوبہ کے مسلمانون کی تعلیمی حالت کو پیش نظر رکھے اور اوسکی ترقی کے اسباب پیدا کرنے مین ساعی رہے اور کم سے کم ایک معقول وظیفہ کسی مسلمان طالب کے لیے جو ہا ئی ایجوکیشن تحصیل کرتا ہو اور ممکن ہو تو سکنڈری ایجوکیشن کے لیے بھی تجویز کرے اور اوسکے لیے روپیہ جمع کرے - اسٹینڈنگ کمیٹی کے جمیع خرچ کا حساب رکھنے والا اور وصول کرنے والا امانت دار قوم کہلاے اور ہر ایک کمیٹی کو اختیار ہو گا کہ بالاتفاق رائے اپنے ممبرون کے ایسے امانت دار اور قومی والنٹیر مقرر کرے “

لوکل اسٹنڈنگ کمیٹیون کے قایم کرنے کی تجویز جو کئے بار علیحدہ پیش ہو چکی ہے اس رزولیوشن مین شامل کی گئی ہے کیونکہ اسکالرشپون کی تجویز کا سرسبز اور کامیاب ہونا اسبات پر موقوف ہے کہ اسکالرشپون کے لیے روپیہ جمع کرنے اور اوسکو حسن انتظام کے ساتھ صرف کرنے کے لیے سب کمیٹیان قایم کی جاوین - اسی بنیاد پر اجلاس سوم کے ہر دو رزولیوشن یعنی رزولیوشن نمبر ۱ - و نمبر ۳ - اجلاس چہارم مین مکرر پیش ہوے اور دونون ایک ساتھ منظور کیے گیے چنانچہ اجلاس چہارم کے رزولیوشن نمبر ۲ کی عبارت حسب ذیل ہے -

رزولیوشن نمبر ۲ اجلاس چہارم

یہ کانگریس گذشتہ سال کی کانگریس کے رزولیوشن نمبر ۱ و ۳ - کو کانفرم کرتی ہے اور اس صیغہ مین کوشش جاری رکھنے کی ضرورت کو تسلیم کرتی - ہے اور اس بات کی ضرورت سمجھتی ہے کہ جو اسلامیہ انجمنین ہندوستان مین قایم ہین اُنسے ایجوکیشنل کانگریس اسبات کی خواہش کرے کہ وہ اِن مقاصد کے پورا کرنے مین کوشش کرین “

اس رزولیوشن کے محرک شیخ خیر الدین صاحب اور موید منشی احمد علی صاحب شوق تھے - محرک نے اپنی اسپیچ کے آخر مین کہا کہ مجھے نہ صرف یہ امید ہے کہ آپ میرے اس

رزولیوشن کو بالاتفاق پاس فرمائینگے بلکہ یہہ بھی کہ جب آپ صاحبان اس قومی دارالعلوم سے جسکے عالیشان مگر ہنوز نامکمل سنٹرل ہال مین آپ کا جلسہ رونق افروز ہے اپنے وطن کو واپس تشریف لیجاوینگے تو اس ضروری بات کو ہمیشہ پیش نظر رکھینگے اور اپنی پوری کوشش اس باب مین صرف کرینگے کہ مسلمان غریب طلبا کے لیے وظائف کا بندوبست ہو جاے۔ بالآخر یہہ رزولیوشن بھی بالاتفاق منظور ہوا۔

علی گڈہ کے اجلاس ہشتم مین جو سنہ ۱۸۹۳ء مین منعقد ہوا تھا تیسرا رزولیوشن اُن اسکالرشپون اور وظیفون کے لیے تھا جو اسکولون اور کالجون کی عربی تعلیم مین ترقی کرنے کے لیے مسلمان طالب علمون کو دے جائین وہ رزولیوشن حسب ذیل ہے۔

رزولیوشن نمبر ۳ اجلاس ہشتم

اس کانفرنس کی یہ راے ہے کہ گورنمنٹ اسکولون اور کالجون مین عربی بطور سیکنڈ لنگوج لینے کے لیے مسلمانون کی طرف سے مسلمان طالب علمون کے لیے اسکالرشپ مقرر کیے جاوین۔

اس رزولیوشن کو محمد عبد الرزاق صاحب نے پیش کیا اور حافظ محمد حاجی صاحب نے تائید کی اور تائید کرتے وقت کہا کہ فرض کیجے کہ مسلمان طلبا جو کالجون مین پڑھتے ہین ایک اعلی ڈگری پا کر اعلی عہدہ پر پہونچ جاوین لیکن اگر وہ اسلام سے ہٹ گیے تو قوم کے لیے کیا فایدہ اسلام کیلئے کیا فایدہ ہمکو ضرور ہے کہ دنیا پیدا کرین مگر دین کا بھی خیال رکھین اور باعث افتخار قوم ہون۔ اسواسطے ضرور ہے کہ جہان تک ممکن ہو عربی زبان کو ترقی دیجاے اور جسطرح ممکن ہو اسکی تعلیم پہیلائی جاے کیونکہ عربی کی ترقی عین دین اسلام کی ترقی ہے۔

مولوی حسن علی صاحب نے فرمایا کہ ہندوستان مین بلا ترقی ہائی ایجوکیشن کی ملکی فلاح ممکن نہین۔ ہم مسلمان مذہب کو چھوڑ کر ہائی ایجوکیشن کی طرف جا نہین سکتے۔ ہمکو دونون

کام کرنے ہین۔ ہاے ایجوکیشن حاصل کرنا اور دینی باتین بھی حاصل کرنا۔

مولوی بشیر الدین صاحب نے کہا کہ اگر کوئی صورت عربی تعلیم کے لیے چلنے والی ہے
تو یہی ہے کہ جسطرح ہندون نے سنسکرت کو اسکالرشپ کے ذریعہ سے ترقی دی ویسے ہی
عربی کے لیے اسکالرشپ مقرر کی جاوین۔

یہ رزولیوشن بھی کثرت راے سے پاس ہوا۔

اجلاس یازدہم کا دوسرا رزولیوشن بھی عربی تعلیم مین ترقی کرنے کے لیے وظائف
دیے جانے کا تھا جو کہ ملکہ معظمہ قیصرہ ہند کی شصت سالہ حکومت کی یادگار قایم کرنے کی
غرض سے پیش ہوا تھا اور جو سرمایہ اسطرح سے جمع ہوا اُسکی سالانہ آمدنی سے ایسے مسلمان
طلبا کو وظائف دینا منظور ہوا تھا جو یونیورسٹی کے اعلیٰ امتحانات مین عربی زبان کو بطور
سیکنڈ لنگویج کے لیکر تعریف سے کامیاب ہون۔ اسی اجلاس کا تیسرا رزولیوشن عام طور
پر وظائف دیے جانے کا تھا جن سے غریب مسلمان طلبا کو ہاے ایجوکیشن مین ترقی کرنیکا
موقع ملے۔ اور وہ یہ ہے۔

رزولیوشن نمبر ۳ اجلاس یازدہم

اس کانفرنس کی یہ راے ہے کہ جس جس ضلع مین لوکل اسٹنڈنگ کمیٹیان قایم ہوتی جاوین ان سے
درخواست کی جاوے کہ اپنے ضلع سے دس روپیہ ماہواری کا چندہ جسطرح سے ہو سکے ایک مسلمان
طالب علم کے اسکالرشپ کے لیے جو کسی کالج کی بی اے کلاسون مین پڑھتا ہو یا پڑھنا چاہے اور ذہین اور لایق
اور قابل امداد معلوم ہو وصول کرین اور جس کالج مین وہ پڑھنا چاہے پڑھے۔ اور لوکل اسٹنڈنگ کمیٹی
اسبات پر غور کرتی رہے کہ وہ محنت اور بہ کامیابی اعلیٰ تعلیم مین مصروف ہے یا نہین۔

اس رزولیوشن کو سید احمد خان بہادر نے پیش کیا اور علی اوسط صاحب

بیرسٹر ایٹ لا اور نواب محسن الملک بہادر نے اسکی تائید مین گفتگو کی اور بالاتفاق منظور ہوا
مسلمانون کو ہائی ایجوکیشن کی رغبت دلانی اور اوسکو وسیع طور پر پہیلانے کے لیے
اس سے بہتر کوئی تجویز نہین ہے اور تمام اسٹینڈنگ کمیٹیون کا فرض ہے کہ وہ اس تجویز کی
تعمیل مین کوشش کرین اور اسقدر سرمایہ جمع کرین جس سے غریب مسلمان طلبا کو مستقل
طور پر اعلی تعلیم کے حاصل کرنے مین امداد دیسکین۔

(۳) رزولیوشن جو مذہبی تعلیم کے باب مین پیش ہو کر منظور ہوے -

چونکہ آزاد تعلیم انگریزی کی اشاعت سے جو گورنمنٹ اسکولون اور کالجون مین دیجاتی ہے
مسلمان طالب علمون کی مذہبی فیلنگ کے دیجانے اور عقاید مذہبی سے بے پروائی پہیل
جانے کا اندیشہ ہے اسیلیے کانفرنس کا فرض تھا کہ وہ تمام قوم کو اس اندیشہ سے آگاہ کرے
اور اسکو ایسی تدبیرین اختیار کرنے پر آمادہ کرے جن سے مسلمان طلبا جو گورنمنٹ کالجون اور
اسکولون مین بپیور انگلش لٹریچر کی تعلیم پاتے ہین اپنے پاک مذہب کے اصولون اور ضروری
مسائل سے واقف ہون اور ان مین وہ قوت باقی اور زندہ رہے جس نے قومیت کی روح
پھونکی ہے اور ہر گروہ کے مسلمانون کو ایک سلسلہ مین مربوط کیا ہے - کانفرنس اپنے فرض سے
غافل نہین رہی اسنے لاہور کے اجلاس مین جو ۱۸۸۸ء کو منعقد ہوا - ایک رزولیوشن
پاس کیا جسکی عبارت ذیل مین درج ہے -

رزولیوشن نمبر اجلاس سوم

اس مجلس کی یہ رائے ہے کہ سوائے پنجاب کے دیگر مختلف لوکل گورنمنٹون کی خدمت مین کانگریس کی جانب سے
درخواست ہونی چاہیے کہ وہ اہل اسلام کو مدرسہ ہائے سرکاری کے اندر اہل اسلام کے خرچ سے اور وقت معینہ
کے پہلے یا پیچھے عام اس سے کہ وہ تعلیم کوئی علیحدہ مدرس دیوے یا مدرسہ سرکاری کا کوئی مدرس اپنی خوشی سے

ایسی تعلیم دینی منظور کرے۔ بچوں کو مذہبی تعلیم دینے کی اجازت دیں جیسا کہ گورنمنٹ پنجاب نے بذریعہ
صیغہ تعلیم نمبر ۱۴۲ مورخہ ۲۵ جولائی ۱۸۸۸ء میں منظور کیا ہے۔

مولوی ممتاز علی نے تحریک کی اور کہا کہ انگریزی تعلیم کے ساتھ ساتھ مذہبی تعلیم کے
نہ ہونے سے مسلمان بچوں کو سخت نقصان پہونچتا ہے۔ بہت سے مسلمان طلباء اپنی دین
سے بے خبر ہونے سے اور یہ سمجھکر کہ علوم جدیدہ مخالف مذہب اسلام ہیں بدعقیدہ ہوگئے
کثرت سے مسلمان طلبا ایسے پیدا ہو رہے ہیں جو مسلمان کہلاتے ہیں مگر انکے دل میں اسلام
کی عظمت نہیں ہے۔ اس خطرناک حالت کو دیکھکر بہت سے مسلمانوں نے اپنی اولاد کو
انگریزی تعلیم سے محروم رکھنا گوارا کیا۔ بعض نے اسکولوں میں داخل کرنے سے پہلے مذہبی
تعلیم دلوائی مگر امتحانات انگریزی کا پاس کرنا ناممکن ہوگیا۔ پس مذہبی تعلیم کا نہ ہونا مسلمان بچوں
کے لیے انگریزی تعلیم سے سخت مانع ہے۔ گورنمنٹ کی رعیت مختلف اقوام ہیں جنکے مذہب
جدا جدا ہیں۔ اسلیے وہ کسی مذہب کی تعلیم دینا اپنی حکمت عملی کے خلاف سمجھتی ہے ہر قوم کا
فرض ہے کہ اپنی افراد کی مذہبی تعلیم کا انتظام کرے۔ برخلاف ہندوستان کی دوسری قوموں
کے ہماری قومیت کا مدار مذہب پر ہے۔ اسلیے مذہبی تعلیم کے بغیر ہم اعلیٰ درجہ کی ترقی نہیں کرسکتے
اسپیکر نے وہ رزولیوشن پڑھکر سنایا جسکی رو سے گورنمنٹ پنجاب نے مسلمانوں کو اجازت دی ہے
کہ وہ اپنے خرچ سے مدرس مقرر کرکے مدارس سرکاری میں وقت مدرسہ سے پہلے یا پیچھے
مذہبی تعلیم مسلمان بچوں کو دلوا سکیں۔ اور امید ظاہر کی کہ اگر دوسری لوکل گورنمنٹوں سے استدعا
کی جائے تو ضرور قبول ہوگی۔

سردار محمد حیات خان بہادر نے تائید کی اور فرمایا کہ ہر مذہب میں اخلاق کا ایک
ذخیرہ ہوتا ہے۔ مذہبی تعلیم نہ ہونے سے جو نقص اخلاق کے نشو و نما کی عمر میں رہ جاتے ہیں

انکی تلافی بعد کی عمر مین نہین ہوسکتی۔ اسلیے مذہبی تعلیم بچپن مین دینا نہایت ضروری ہے
رزولیوشن بالاتفاق پاس ہوا۔

اسکے بعد اجلاس ہفتم مین جو دہلی مین بابت ۱۸۹۲ع مین ہوا ایک رزولیوشن پیش کیا گیا جو ذیل مین درج ہے

رزولیوشن نمبر ۵ اجلاس ہفتم

اس کانفرنس کے نزدیک ہر مقام کے مسلمانون پر جہان گورنمنٹ اسکول یا کالج ہین یہ بات فرض ہے کہ جو مسلمان طالب علم گورنمنٹ کالجون اور اسکولون مین پڑھتے ہین انکی مذہبی تعلیم کا کوئی مناسب اور مستحکم بندوبست کرے۔

اس رزولیوشن کو نواب وقار الملک مولوی مشتاق حسین صاحب نے پیش کیا اور بیان کیا کہ رزولیوشن نمبر جو اجلاس سوم مین پیش ہوا تھا اسکے بموجب گورنمنٹ ممالک مغربی و شمالی سے بہی تحریک کی گئی لیکن منظور نہین ہوئی پنجاب مین بھی کوئی عملی نتیجہ حاصل نہین ہوا۔ اس تجویز مین غلطی تہی اسلیے کامیابی نہین ہوئی میری اسکیم یہ ہے کہ گورنمنٹ سے درخواست کی جایے کہ پنجاب و ممالک مغربی و شمالی و اودہ مین اجازت دے کہ جو گھنٹے سیکنڈ لنگوج کے لیے ہین ہفتہ مین دو دفعہ انمین آدہے آدہے گھنٹہ مین مذہبی تعلیم دیجایے اسکے لیے ہمکو کمیٹی بنانی چاہیئے اور چندہ کرنا چاہیے جو مدرس کی تنخواہ کے لیے کافی ہو۔ ایک اسکول مین دو یا تین مدرسون کا تقرر کافی ہوگا۔ سیکنڈ لنگوج کے گھنٹے مختلف ہوتے ہین دو مدرس اچھی طرح کل کلاسون کو تعلیم دیسکینگے۔ مدرسون کی موقوفی اور تقرر کالج یا اسکول کے افسرون کے ہاتھ مین رہے کمیٹی اسبات کی نگران رہے کہ تعلیم ہو رہی ہے۔ امتحانون کا بندوبست کرے اسکالرشپ دے۔ انعام کا بندوبست کرے۔ جہان مذہبی تعلیم کے لیے کمرہ نہ ملے کمرہ تیار کرائے۔ مذہبی تعلیم

جب تک کہ جزو تعلیم نہ ہو کچھ فایدہ متد نہین ہوتی - اگرچہ اس تجویز کے نافذ ہونے کے لئے
چند مستثنی حالتین بھی پیش آئینگی مگر انکو نکالنے کے بعد کوئی اعتراض باقی نہین رہیگا -

مولوی جمیل الرحمن صاحب نے تائید کی اور کہا کہ یہ تجویز اگر گورنمنٹ نے منظور کر لی تو
ہفتہ مین ایک گھنٹہ دینے سے کسی علم کی تعلیم مین کچھ ہرج نہین ہوگا - عربی فارسی کے
مدرس جو اکثر مسلمان ہوتے ہین اس کام کو بخوشی منظور کرینگے اگر انکی تنخواہ مین اضافہ
کر دیا جائے - سید احمد خان بہادر نے توجہ دلائی کہ جو لوگ مذہبی تعلیم کے دلدادہ
ہین انکو اس سے پیشتر کہ گورنمنٹ سے درخواست کرین پہلے دو ایک کالجون مین اپنی محنت
، اپنی توجہ ، اپنے روپیہ سے نمونہ دکھانا چاہیے - مولوی نور احمد صاحب اور منشی حرمت اللہ
صاحب رعد نے رزولیوشن کی تائید کی - بعد مباحثہ کے یہ رزولیوشن بھی کثرت رای سے پاس ہوا

نہایت خوشی کی بات ہے کہ گورنمنٹ اضلاع شمال و مغرب نے اپنے کالجون اور اسکولون مین
مذہبی تعلیم کا دیا جانا خاص شرائط پر منظور کر لیا ہے - اب تمام مسلمانون کا فرض ہے کہ وہ اس
صوبہ کے ہر ضلع مین کمیٹی مقرر کرین اور چندہ فراہم کر کے مذہبی تعلیم کا انتظام اور اسکی نگرانی
کرین - اور دوسرے صوبون کی لوکل گورنمنٹون سے درخواست کرین کہ وہ بھی اپنے
کالجون اور اسکولون مین مذہبی تعلیم کی اجازت دین - رزولیوشن نمبر ۱۲ - اجلاس یازدہم کی
رو سے گورنمنٹ اضلاع شمال و مغرب کا شکریہ ادا کیا جا چکا ہے -

رزولیوشن نمبر ۱۲ اجلاس سوم ۱۸۸۸ء منعقدہ لاہور مین اس غرض سے پیش ہوا تھا
کہ مذہبی تعلیم کے لیے کتابین طیار کرائی جائین اس رزولیوشن کی عبارت حسب ذیل ہے -

رزولیوشن نمبر ۱۲ اجلاس سوم

محمدن ایجوکیشنل کانگریس اس امر پر اتفاق کرتی ہے کہ مسلمانون کی تعلیم کیواسطے ایک ایسے سلسلہ کی

زبان کے ذریعہ سے دینی چاہیے - یا انگریزی کے ذریعہ سے - پرائیویٹ تعلیم کے بعد جب بچے اسکول مین بھیجے جائین تو ابتداءً مڈل کلاس مین داخل کیے جائین یا انٹرنس مین - ان مین سے جو امور مفید ہون انکو بدلائل مقرر کیا جاے - مین دستور العمل بیان نہین کرتا بلکہ چند باتین بطور مثال کے پیش کرتا ہون -

مولوی شبلی صاحب اور منشی عبد الرزاق صاحب نے اس تحریک کی تائید کی
مولوی بشیر الدین صاحب نے کہا کہ اگرچہ قوم تعلیم کی ضرورت کو سمجھنے لگی ہے لیکن ہر شخص جداگانہ طریقہ پر تعلیم دلاتا ہے - اگر کوئی دستور العمل مرتب ہو تو اسپر جسقدر اعتراض ہون سب کو جمع کر کے اُن کا خلاصہ جلسہ مین پیش ہوا اور اُس پر بحث ہو کر دستور العمل بنے اگر یہ تجویز نہ ہوئی تو کسی ایک شخص کے بنائے ہوئے دستور العمل کو تمام قوم کیونکر واجب العمل سمجھیگی -

سرسید احمد خان بہادر نے کہا کہ اس رزولیوشن سے یہ غرض نہین ہے کہ کوئی ایک شخص دستور العمل بناے اگر یہ رزولیوشن منظور ہو جاے تو اسکی تعمیل اسطرح پر ہو سکتی ہے کہ معتدبہ انعام مقرر کیے جائین اور اس مضمون پر ایسے لکھوائے جائین - اور ایک کمیٹی مقرر ہو جس کا کام یہ ہو کہ ان ایسّون کو جو قابل انعام ہون اُن پر انعام تجویز کرے اور اُن تمام ایسّون کو دیکھکر خود دستور العمل بناے اور ایک کیفیت لکھے جس مین تمام وجوہات جنکی بنا پر وہ دستور العمل بنایا ہوا ور وہ تمام کاغذات چھاپکر جس اجلاس مین وہ پیش ہونے ہون پیش ہونے سے پہلے اُن ممبرونکو جو اس اجلاس مین شریک ہون تقسیم کر دے جائین اور پھر اجلاس مین پیش ہون اور کل ممبرون کو یا تعداد کثیر ممبرون کو جو منتخب ہون اسپر غور کرنے اور بحث کرنے کی اجازت دیجاے اور کثرت راے سے جو امر قایم رہے

وہ دستور العمل مین داخل رہے اور اس منظور شدہ دستور العمل کو رویداد کے ساتھ چھاپ دیا جائے۔

پریسیڈنٹ نے اس تجویز کو نہایت پسند کیا اور کہا کہ بیشک انعامی ایسّے کا لکھوانا نہایت بہتر ہوگا اور کہا کہ اس کام کے لیے چندہ کیا جاوے۔ اور رزولیوشن اُنھی شرایط کے ساتھ جو سر سید احمد خان بہادر نے تجویز کی تھین بالاتفاق منظور ہوا۔

۱۸۹۶ء کے اجلاس مین جو کانفرنس کا گیارہوان اجلاس تھا اور جو میرٹھ مین منعقد ہوا یہ رزولیوشن دوبارہ پیش کیا گیا کیونکہ اختتام ۱۸۹۶ء تک اسپر کوئی عملی کارروائی نہین ہوئی تھی اسکی عبارت حسب ذیل ہے۔

رزولیوشن نمبر ۱۱ اجلاس یازدہم

اس کانفرنس کی یہ رائے ہے کہ اجلاس پنجم محمدن ایجوکیشنل کانفرنس منعقدہ ۱۸۹۰ء مقام الہ آباد مین جو رزولیوشن حسب ذیل پاس ہوا تھا کہ کم عمر بچون کی تعلیم کا کوئی دستور العمل تجویز ہوکر مشتہر کیا جاوے تاکہ بچون کے مربی اُسپر غور کرین اور بچون کی تعلیم کا یکسان اور عمدہ طریقہ اختیار کرین جو اُنکی آیندہ عمر مین اعلیٰ درجہ کی تعلیم تک پہونچنے مین آسانی ہو چونکہ اس رزولیوشن پر کچھ عمل درآمد نہین ہوا لہذا ایک خاص کمیٹی اس رزولیوشن کی تعمیل کے واسطے منعقد کی جائے۔

اس رزولیوشن کو مولوی بشیر الدین صاحب اڈیٹر نجم الاخبار نے پیش کیا اور سراج الدین صاحب اڈیٹر اخبار چودھوین صدی نے اسکی تائید کی اور بالاتفاق منظور ہوا۔

یہ رزولیوشن نہایت مفید اور مہتم بالشان ہے کیونکہ ابتدائی تعلیم ہی وہ زینہ ہے جس سے اعلیٰ درجہ کی تعلیم تک ترقی کر سکتے ہین۔ اگر ابتدائی تعلیم کا کوئی عمدہ طریقہ نہ ہو جسکو تمام قوم نے تسلیم کر لیا ہو تو اعلیٰ درجہ کی تعلیم کے حاصل کرنے مین نہایت دشواریان پیش آتی ہین اور

مقدس تعلیمگاہون کے زندہ اور قایم رکھنے پر بار بار توجہ دلائی ہے چنانچہ اجلاس اول کا
دوسرا رزولیوشن جو اعلی تعلیم انگریزی کی تائید مین منظور ہوا ہے اور جس کا ذکر ہو چکا ہے
اس مین یہ الفاظ درج ہین - خاص مشرقی علوم کی نسبت ہمکو گورنمنٹ کی توجہ درکار نہین ہے
وہ جسطرح کہ ہماری قوم کے عالمون کے ذریعہ سے ہوتی ہے اُسکو اسیطرح پر رہنا چاہیے
اور خود ہماری قوم کو اسکے باقی اور قایم رہنے پر ایسے لوگون مین جو اسکی خواہش رکھتے ہین
توجہ رکھنی لازم ہے " اجلاس دوم کا پہلا رزولیوشن اجلاس اول کے تمام رزولیوشنون کی
تائید مین تھا جس سے اس رزولیوشن کی بھی اجمالی تائید ہوتی ہے - آٹھوان رزولیوشن
اجلاس دوم کا جو اوقاف کی نسبت ہے اور جس کا ذکر عنقریب آتا ہے اسمین بھی یہ الفاظ
مندرج ہین کہ " اوقاف کے متولی صاحبون کو قدیم طریقہ کے مطابق عربی علوم کی تعلیم جسمین
حدیث و فقہ و تفسیر کی تعلیم شامل ہو توجہ کرنی چاہیے " اجلاس ششم مین ایک رزولیوشن
اور پاس ہو چکا ہے جو حسب ذیل ہے -

رزولیوشن نمبر ۵ اجلاس ششم

اس جلسہ کی یہ راے ہے کہ مقاصد کانفرنس کی دفعہ (د) ضمن (ط) پر توجہ کی جاے اور چونکہ
عربی تعلیم کا رواج روز بروز کم ہوتا جاتا ہے جس سے اسلامی فرائض کے انجام دینے اور اشاعت مین
نقص واقع ہوگا لہذا ایسی کوشش ہونی چاہیے کہ عمدہ عالم عربی کے پیدا ہو سکین -

اسکی تحریک مولوی بشیر الدین صاحب نے کی اور کہا کہ ہماری قوم کی رغبت ہائی ایجوکیشن
کی طرف ہو چلی ہے لیکن دینی معاملات مین ہماری قوم بہت پیچھے ہے - جو لوگ دستار فضیلت
باندھ چکے ہین اُنکی لیاقت عربی بھی محض ناکافی ہے - کیونکہ اُن کا طریقہ تعلیم ناقص ہے اسلیے
کانفرنس کو اس نقص کے رفع کرنے کی کوشش کرنی چاہیے - مولوی عبد الغفار صاحب نے

تائید کی اور کہا کہ عربی زبان ایسی مبارک زبان ہے جس مین ہماری مذہبی مقدس کتاب ہے
اس کا قایم رکھنا ہمارے لیے نہایت ضروریات سے ہے اگر اسپر توجہ نہ ہوگی تو عربی کے
گے عالم ہندوستان سے مفقود ہوجائینگے - یہ رزولیوشن بالاتفاق پاس ہوا -
اسکے بعد ندوۃ العلما نے جو ہندوستان کے عالمون کا ایک مستند مجمع ہے عربی مدارس
کے قدیم طریقۂ تعلیم مین اصلاح کا بیڑہ اٹھایا اور ایک عربی دار العلوم کی بنیاد ڈالنے کا ارادہ
ظاہر کیا کانفرنس نے نہایت دلی جوش سے اُسکے مقاصد کی تائید کی اور اُسکے ساتھ
ہمدردی کا اظہار کیا - چنانچہ اجلاس نہم کا دوسرا رزولیوشن حسب ذیل پاس کیا گیا -

رزولیوشن نمبر ۲ اجلاس نہم

اس کانفرنس کی یہ راے ہے کہ جلسہ ندوۃ العلما جو بمقام کانپور منعقد ہوا تھا اور جس مین علما اور
اکابر دین جمع ہوے تھے تمام مسلمانون کی توجہ کے لایق ہے اور اسکے مقاصد یعنی اصلاح طریقہ تعلیم
اور رفع نزاع باہمی نہایت عمدہ اور مفید ہین - تمام مسلمانون کو ایسی عمدہ اور مفید مجلس کی جس سے
مسلمانون کی دینی اور دنیوی بہبودی متصور ہے بدل و جان قلم سے، قدم سے، درم سے مدد کرنی چاہیے
اس رزولیوشن کے پیش کرنے والے نواب محسن الملک بہادر تھے - اُنھون نے
کہا کہ مین قوم کو مبارکباد دیتا ہون کہ حضرات علما نے زمانہ کی ضرورت کو دیکھا اور ہماری اصلاح
اور ترقی پر متوجہ ہوے - یہی ہماری خواہش تھی اور یہی ہمارا مقصود ہے خواہ وہ ایجوکیشنل
کانفرنس کے نام سے ہو یا ندوۃ العلما کے مبارک لقب سے - مین نے اس مجلس کی کارروائی
دیکھی اور اپنے علما کے خیالات سے جس طور پر مجھے اس روئداد نے واقف کیا - اُس سے
مجھے اس بات کا یقین ہوتا ہے کہ دونون فرقون کی غرض مشترک ہے اور دونون فرقون کی
منزل مقصود ایک ہے - اور مین امید کرتا ہون کہ جو کوئی اس پر غور کرے گا اور ہمارے

علما کے خیالات اور تقریرون کو اچھی طرح سمجھے گا وہ بھی مجھ سے اتفاق کریگا پہلا فرقہ
کہتا ہے کہ قوم غافل ہے باہم انکے بات بات پر جھگڑے اور قضیے ہین۔ انکی موجودہ
تعلیم ناکافی ہے۔ اُن کا طریقۂ تعلیم غیر مفید ہے اور تربیت قطعاً مفقود۔ اسلئے وہ چاہتے
ہین کہ اُن کا باہمی اختلاف دور ہو۔ تعلیم کے نقصون کی اصلاح کی جاوے طرز تعلیم مفید
بنایا جائے۔ تربیت کی تدبیرین کی جائین اور سب سے بڑھکر یہ ہے کہ مغربی علوم و فنون
جو اس زمانہ مین دولت عزت علم اور خیالات کی ترقی کے لیے شرط لازمی ہین سکھائے
جائین اسکے لیے وہ مجلسین کرتے ہین، آرٹیکل لکھتے ہین، اسپیچین دیتے ہین، رزولیوشن
پاس کرتے ہین، اسکول اور کالج قایم کرتے ہین۔ اور قوم کے لیے قوم سے بھیک
مانگتے ہین۔ اسکے ساتھ وہ دین کو بھی نہین بھولتے۔ نئی تعلیم کی مضر اور خوفناک برائیون
سے بھی اپنی قوم کو بچانا چاہتے ہین اور مسلمانون کو اسلام پر قایم رہنے کی تدبیرون سے
غافل نہین ہین دوسرا فرقہ بھی اپنی قوم کی غفلت اور کاہلی کی شکایت کرتا ہے اسکو نہ صرف
عوام بلکہ علما کے باہمی اختلاف اور مخالفت پر افسوس ہے وہ بھی موجودہ تعلیم کو غیر کافی
اور قابل اصلاح اور طرز تعلیم کو غیر مفید اور لایق تبدیل سمجھتا ہے۔ یہ اکابر دین بھی مغربی علوم
و فنون کے سیکھنے کی ضرورت بتاتے ہین۔ وہ چاہتے ہین کہ مجالسین قایم کی جاوین
مسلمانون کے ہر فرقہ کے عالم ایک جگہ جمع ہون۔ قوم کی ترقی کی تجویزین سوچین۔ آزادی
سے ہر مسئلہ پر بحث ہو (اس موقع پر اسپیکر نے علماے ندوہ کی مختلف تقریرونکا
اقتباس کیا جو انھون نے ندوہ کی اجلاس مین کی تھین اور حاضرین اجلاس کو سنایا۔ جس سے
علما کا زمانہ کی ضرورت سے آگاہ ہونا اور ہر قسم کی تعلیم پر متوجہ ہونا معلوم ہوتا تھا پھر کہا کہ) مین اس
بات سے انکار نہین کرتا کہ ہمارے بعض علما کو مغربی علوم و فنون سے نفرت نہین ہے یا وہ

انگریزی تعلیم کو حرمت اور کراہت کی نظر سے نہین دیکھتے - بلاشبہ اکثر اس سے نفرت کرتے اور اُسے بُرا جانتے ہین . لیکن اس کا سبب یہ ہے کہ ان علوم کو ابتک وہ علوم نہین سمجھتے - اُن کا تو یہ خیال ہے کہ جسطرح علم دین مین کوئی اب نئی بات نہین نکال سکتا اسیطرح فلسفہ اور حکمت مین اب کوئی نئی بات نہین کہہ سکتا - جو نئی باتین بیان کی جاتی ہین وہ مہمل خیالات ہین (اس موقع پر اسپیکر نے مثالاً مڈل ایجز کی تاریخ کا حوالہ دیا اور یورپ کی اُس زمانہ کی حالت بیان کی اور کہا کہ) اُس زمانہ مین یورپ کی حالت ہماری بدتر سے بدتر زمانہ سے بھی زیادہ بدتر اور خراب تھی اور جن افسوسناک غلطیون مین ہم پڑے ہوئے ہین اس سے ہزار درجہ بڑہکر یورپ کے عالم پڑے ہوئے تھے - یورپ کے حالات پر غور کرنے کے بعد ہمین اپنی تعلیم کی موجودہ حالت کو ابتر اور غیر مفید دیکھکر مایوس نہونا چاہیے اور ہمکو اپنے علما سے جنمین بہت سے عالی دماغ اور روشن خیال بھی ہین اصلاح حالت کی توقع کرنی چاہیے - دینی تعلیم مین اصلاح کی ضرورت نہین ہے - دنیاوی تعلیم مین سے یہی دونون باتین ہین جن پر ابتک ہمارے علما کو توجہ نہ تھی مگر اب ہم دیکھتے ہین کہ وہ معقول کی تعلیم کو بھی محتاج اصلاح سمجھتے ہین اور مغربی علوم کی تعلیم کی بھی ضرورت بتاتے ہین اسلیئے ہمکو اصلاح اور ترقی کی امید ہے - بغیر اُن مقدس علما کے ہم اپنے ارادہ مین اچھی طرح کامیاب نہین ہوسکتے - نہ اپنی کوشش کا اثر دور تک پہیلا سکتے ہین - اسلئے اگر ہم درحقیقت قومی ترقی چاہتے ہین تو ہمارا پہلا فرض یہ ہے کہ ہم اُنکو اپنا شریک کرین اور مقاصد ندوہ کی تائید کرین -

سید محمود صاحب نے تائید کی اور کہا کہ ندوۃ العلما کا مقصد ترقی علوم دینی ہے اور کانفرنس کا مقصد اشاعت علوم دنیوی - ان مقاصد مین اگرچہ اختلاف ہے مگر تناقض

نہین ہے۔ انگلستان مین بہی جہان علوم فنون جدیدہ کی ترقی اعلیٰ درجہ پر پہونچ گئی
ہے۔ ایک عظیم الشان فرقہ پادریون کا ہے جو مذہبی علوم کی اشاعت اور ترقی مین
مصروف ہے۔ مسلمانون کو بہی دینی اور دنیوی دونون قسم کی تعلیم کی ضرورت ہے بعض
انگریزی دانون کا یہ خیال ہے کہ زبان انگریزی مین ایسے اعلیٰ درجہ کے علوم وفنون کی
کتابین ہین کہ جو علما اُن کو چہوڑ کر علوم عربیہ معقول ومنقول کی تحصیل مین اوقات ضائع
کرتے ہین اُن کا نتیجہ اوقات بسری افلاس اور گداگری ہوتا ہے۔ یہ خیال محض غلط
ہے۔ علوم دینی کا جو ذخیرہ عربی مین ہے اس مین سے چند کتابون کے سوا کسی کتاب کا
انگریزی مین ترجمہ نہین ہوا ہے یہی سبب ہے کہ اکثر انگریزی مصنفون نے جو کتابین تاریخ
اسلام یا مذہب اسلام کی نسبت لکہی ہین اُن مین بہت سی سخت غلطیان ہین۔ وہ وقت
مسلمانون کی بدبختی کا ہوگا جبکہ ایسے علما موجود نہ ہونگے جو ہماری قوم کو اصلی عربی کی دینی
کتابون سے اور ہمارے مذہب وعقاید اور اسلامی قانون سے آگاہ کرسکین۔ عربی
زبان مین علوم معقول ومنقول کا ایک عظیم الشان خزانہ ہے جس سے ہمارے اسلاف کا
طرز خیال، خصائل، طریق تمدن ومعاشرت معلوم ہوتا ہے۔ ہماری قوم کے علوم عربیہ کی
ترقی پانے سے ہماری آباواجداد کی گذشتہ ثروت، بیدارمغزی، عالی ہمتی اور خداشناسی
کی یادگار زندہ رہ سکتی ہے۔ گورنمنٹ ہمارے مذہب مین کچھ دست اندازی نہین کرتی
نہ اُن قوانین مین دخل دیتی ہے جو ہماری ذات پر اثر کرتے ہین۔ اسی قسم کے تمام امور
مین مسلمانون کے مقدمات شریعت محمدی کی رو سے طے ہوتے ہین۔ اسلئے نہایت
ضرور ہے کہ ہماری قوم مین ایک معزز گروہ موجود رہے جو علوم عربیہ ومسائل شریعت سے
آگاہ ہو تاکہ مسلمانون کے قانونی اور عدالتی امور مین ابتری نہ ہونے پائے۔ فقہ کی

اعلیٰ درجہ کی کتابین عربی مین ہین - انگریزی مین اسلامی فقہ جسقدر موجود ہے - اسمین جا بجا سخت غلطیان ہین - اسلیئے جو لوگ کہ علوم دینی کی اشاعت اور بقا کی کوشش کر رہے ہین اُنکی سعی نہایت موجب تحسین ہے اور کانفرنس اور ندوہ کے مقاصد ایک دوسرے کے ممد و معاون ہین -

مولوی حبیب الرحمٰن خان صاحب نے کہا کہ ہماری قوم ایک ایسی قوم ہے جسکی قومیت کی بنا صرف مذہب پر ہے ہم لازمی طور پر دو قسم کی حاجتین رکھتے ہین ایک دینی دوسرے دنیوی - اسوقت نہ ہماری دنیوی حالت درست ہے نہ دینی - دنیوی ترقی کی راہ بتانے والے پیدا ہو چلے ہین مگر دینی حالت درست کرنے کی کوئی تدبیر ابتک نہین تھی - خدا کا شکر ہے کہ ندوۃ العلما اس کمی کو پورا کرنے کے واسطے قائم ہوئی ہے - اس فاضل گروہ نے بعد مباحثہ کے دو امر قابل توجہ قرار دئے ایک تعلیم عربی کی اصلاح دوسرے باہمی نزاعون کا رفع کرنا - اور بیشک یہی سب سے زیادہ قابل توجہ ہین - اگر نصاب تعلیم کی اصلاح ہو گئی تو ہم علما کے پیدا ہونے کی توقع کر سکتے ہین - دوسرے امر مین کامیابی ہوئی تو مسلمان بہت بڑی تباہی اور ذلت سے بچ جائینگے اور ان نزاعون سے جو امن عام مین فتور پڑتا ہے اور حکام کو دقت اُٹھانی پڑتی ہے وہ قطعاً دور ہو جائیگی -

اس رزولیوشن کی تائید پریسیڈنٹ اور دیگر چند صاحبان نے بھی کی اور بالاتفاق منظور ہوا -

اسیطرح اجلاس دہم مین جو شاہجہان پور مین منعقد ہوا تھا ایک رزولیوشن دار العلوم ندوہ کی تائید مین منظور کیا گیا جو حسب ذیل ہے -

رزولیوشن نمبر ۵ اجلاس دہم

ندوۃ العلما نے جو عربی دار العلوم بنانے کی تجویز کی ہے اس کانفرنس کے نزدیک اس قسم کے دار العلوم

سے عربی علوم کی ترقی کی امید ہے - لہذا یہ کانفرنس بھی ایسے دارالعلوم کی ضرورت کو تسلیم کرتی ہے
اور اس مین ندوۃ العلما کے ساتھ متفق الرائے ہے -

مولوی بشیر الدین صاحب نے اسکی تحریک کرتے ہوئے کہا کہ ہماری کانفرنس پر یہ
الزام لگایا جاتا ہے کہ ہم عربی تعلیم کے حامی نہین ہین اور صرف انگریزی تعلیم اور انگریزی
مدارس جاری کرنے پسند کرتے ہین مگر یہ خیال غلط ہے کانفرنس نہ عربی تعلیم کی مخالف ہے
نہ اسکو برا سمجھتی ہے بلکہ اسکو عربی مدارس کے قدیم طریقۂ تعلیم پر اعتراض ہے اور اسکو ناقص
اور ناکافی خیال کرتی ہے - لیکن خدا کا شکر ہے کہ ندوۃ العلما نے ان نقصون کی اصلاح
کی طرف توجہ کی ہے اور ایک ایسا دارالعلوم قائم کرنا چاہتی ہے جیسا کہ یہ کانفرنس
چاہتی ہے - اور امید ہے کہ اس دارالعلوم کے قایم ہوجانے سے موجودہ نقص رفع
ہوجائینگے اور جو طالب علم اس سے تعلیم پاکر نکلینگے انکی علمی لیاقت اور قابلیت ان
نقصون سے پاک ہوگی جو آجکل عربی مدارس کے طلبا مین دیکھے جاتے ہین منشی عبدالرزاق
صاحب نے تائید کی اور کہا - چونکہ اس کانفرنس کا اصلی منشا ہماری قوم مین ہائی ایجوکیشن
پھیلانے کا ہے اور ندوۃ العلما نے ایک ایسے دارالعلوم کے قایم کرنے کی تجویز کی ہے
جسمین عربی زبان نہایت اعلیٰ درجہ پر سکھائی جائیگی جو ہماری علمی مذہبی اور قومی زبان تھی
اور اب معدوم ہوتی جاتی ہے - اسلیئے مین اس رزولیوشن کی تائید کرتا ہون -

پھر رزولیوشن بھی بالاتفاق منظور ہوا -

مذکورۂ بالا رزولیوشنون سے معلوم ہوجائے گا کہ محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس کو جس طرح
انگریزی زبان اور علوم دنیوی کی اعلیٰ درجہ کی تعلیم پھیلانے کی طرف رغبت ہے اسیطرح
وہ عربی زبان اور علوم دینی کی وسعت کے ساتھ اشاعت چاہتی ہے اور مسلمانون کی دینی

اور دنیوی تعلیم کو بلند درجہ پر پہونچانا چاہتی ہے۔

(۶) رزولیوشن درباب زکوۃ واوقاف واسراف ہائی ایجوکیشن کے وسیع طور پر پھیلانے
کے لیے اسکالرشپون اور وظیفون کے مقرر کرنے کی جو تجویزین منظور ہو چکی ہین اُن کا ذکر
آچکا ہے مگر جو رزولیوشن علوم عربی و دینیات اور عام تعلیم کی امداد کے خیال سے پاس ہوئے
اُن کا ذکر کرنا باقی ہے۔ قدیم طریقہ کی عربی تعلیم اور عام تعلیم کے زندہ اور مستحکم رکھنے کے لئے
کانفرنس نے چند تجویزون اور رایون سے قوم کو آگاہ کیا ہے جن پر عملدرآمد ہونے سے
اس شعبۂ تعلیم کو بے انتہا امداد پہونچ سکتی ہے۔ پہلی تجویز زکوۃ کی نسبت ہے جو اگر
باقاعدہ وصول ہوا اور باقاعدہ صرف ہو تو ہزارون مسلمان طلبا جو یتیم یا مفلس ہین عام
تعلیم کے چشمہ سے سیراب ہو سکتے ہین۔ جو رزولیوشن اس باب مین منظور ہوا وہ حسب ذیل ہے

رزولیوشن نمبر ۱۰ اجلاس سوم

محمڈن ایجوکیشنل کانگرس اس امر پر اتفاق کرتی ہے کہ اہل اسلام زکوۃ کا روپیہ مسلمان یتیم و مفلس اور
مسکین بچون کی تعلیم و تربیت مین خرچ کرین اس صورت سے زکوۃ کا روپیہ اپنے مصرف پر صرف ہوگا اور
زکوۃ کے ادا کرنے سے جو مقصود ہے وہ پورا حاصل ہوگا۔

اس رزولیوشن کے محرک حافظ غلام محی الدین صاحب وکیل انجمن حمایت الاسلام
لاہور تھے اور موید مولوی محمد حسن صاحب۔ محرک نے قرآن مجید کی آیت پڑھی جسمین
زکوۃ کا مصرف بیان ہوا ہے اور کہا کہ خدا نے اس حکم مین آٹھ مصرف زکوۃ کے فرمائے ہین
جن مین سے تین مصرف زکوۃ کے خاص میرے دعوی کی تائید مین ہین یعنی فقرا۔ مساکین
اور مولفۃ القلوب۔ کون فقیر اور کون مسکین ان لاوارث یتیم بچون سے زیادہ ہے جن کا
کوئی خبرگیران نہین ہے۔ تالیف قلوب اسلیے ہے کہ غیر قومون کو تالیف کر کے اسلام مین

داخل کرین لیکن جبکہ مسلمانون کے بچے بہ سبب نایافت ضروریات کے اہل تثلیث
کے ہاتھ مین چلے جاتے اور تثلیث پرست ہو کر اسلام کی تردید اور بانئے اسلام کی اہانت
کی منادی پر مجبور کئے جاتے ہین تو اگر یہ لاوارث یتیم غریب اور مفلس مسلمانون کے
بچے مصرف زکوۃ کا نہین ہین تو اور کون ہوگا۔ یہ رزولیوشن بالاتفاق پاس ہوا۔
دوسری تجویز اوقاف کی ہے جس کا باقاعدہ انتظام ہونے سے علوم عربی و دینیات کی
تعلیم نہایت وسعت کے ساتھ پھیل سکتی اور ترقی پا سکتی ہے۔ جو رزولیوشن اس باب
مین منظور ہوا وہ حسب ذیل ہے۔

رزولیوشن نمبر ۸ اجلاس دوم

اس مجلس کی یہ راے ہے کہ اوقاف کے متولی صاحبون کو قدیم طریقہ کے مطابق عربی علوم کی تعلیم
پر جس مین حدیث و فقہ و تفسیر کی تعلیم شامل ہو توجہ کرنی چاہیے اسکے ساتھ اس مجلس کی یہ بھی راے
ہے کہ ان اوقاف کا روپیہ انگریزی علوم کی تعلیم مین صرف کرنا اس نیت اور ارادے کے مطابق نہین
ہے جس نیت اور مقصد سے وقف کرنے والون نے اسکو وقف کیا ہے۔

اس رزولیوشن کو سید احمد خان بہادر نے پیش کیا اور فرمایا کہ ہماری کانگریس
کے مقاصد مین سے ایک یہ بھی مقصد ہے کہ علوم عربی جو ہماری قومی نشانی ہین اور علوم
مذہبی جو ہماری روحانی تربیت کا ذریعہ ہین بدستور قایم رہین اور جسطرح سابق مین علما اور کاملین
تھے اب بھی قایم رہین۔ اس مقصد کے پورا کرنے کو ہمارے بزرگون کے دیئے ہوئے
اوقاف جو اب تک قائم اور باقی ہین نہایت عمدہ ذریعہ ہین۔ اگر ان اوقاف کی متولی
صاحبان اسپر توجہ کرین اور علما اور طالب علمون کو اسمین سے مدد دین تو یہ مقصد بخوبی حاصل
ہو سکتا ہے۔ میرا یہ مقصد نہین ہے کہ ان متولیون پر سرکار کی طرف سے کسی قسم کا زور

کے باب مین ہوئی۔ روئداد محمدن ایجوکیشنل کانفرنس سال چہارم ۱۸۸۹ء صفحہ ۶۹ تا ۷۵)

تیسری تجویز انسداد اسراف کی ہے جسکے سبب سے مسلمانون کی بیشمار دولت ضائع ہو رہی ہے اور ہو چکی ہے اور وہی دولت اگر غریب ہونہار مسلمان طالب علمون کی تعلیم پر خرچ کی جاتی تو آج تمام ملک مین جہان جہان مسلمان آباد ہین مسلمانون کی تعلیمی حالت سبز و شاداب ہوتی۔ اس باب مین جو رزولیوشن پاس ہوا وہ حسب ذیل ہے۔

رزولیوشن نمبر ۴ اجلاس سوم

اس کانگریس کی یہ راے ہے کہ مسلمانون مین عام تعلیم نہ ہونے کے باعث جو بعض مذموم اور قابل اعتراض رسوم زور پکڑے ہوئے ہین اور جن سے مسلمان دن بدن مفلس اور نادار ہوتے جاتے ہین یہان تک کہ اُنکی جائدادین تلف ہوتی جاتی ہین بالخصوص مسلمان زراعت پیشہ جو اُن بُری رسومات سے پامال ہو رہے ہین اور اسی وجہ سے اپنے بچون کو تعلیم دینے اور تعلیم کے اخراجات برداشت کرنے مین قاصر رہتے ہین۔ اُن رسومات کی بیخکنی اسطرح ہو سکتی ہے کہ اُن لوگون مین عام تعلیم پھیلائی جاوے جسکے ذریعہ سے اُن رسومات کی برائیون اور نقائص کو اُنکے ذہن نشین کیا جاوے۔ شادی اور غمی کے موقع کے اخراجات کو مناسب طریق سے محدود کر دیا جاوے اور اس حد کے توڑنیوالے سے ایک رقم بطور برادرانہ تعزیر کے لیجاوے اور وہ روپیہ اس ضلع کے اسٹینڈنگ کمیٹی کے امانت دار قوم کی تفویض مین رہے تاکہ وہ اسکو تعلیمی مطالب مین حسب ضابطہ صرف کرے۔

اسکی تحریک سردار محمد حیات خان بہادر نے کی اور کہا کہ اگرچہ وسیع معنون مین یہ ایک سوشیل معاملہ کی اصلاح ہے مگر واقع مین اسکو مسلمانون کی تعلیم سے بہت کچھ تعلق ہے۔ بہت سے زراعت پیشہ مسلمان ہین جو غیر شرعی فضول خرچیون سے نان شبینہ کے محتاج ہو گیے ہین۔ ایسی حالت مین وہ اپنے لڑکون کے اخراجات تعلیم کے کیونکر متحمل ہو سکتے

ہین- میری آرزو ہے کہ ہر ضلع کی اسٹنڈنگ کمیٹیان اس کام کو اپنے ذمہ لین- میرے خیال مین ہر ضلع مین لوگون کے اتفاق آرا سے ایک معتدل اور شرحی حد اخراجات شادی وغمی مین معین ہوسکتی ہے اور جو ممبر اس حد سے تجاوز کرے وہ ایک معین تعداد کا جرمانہ بطور تعزیر کمیٹی کو ادا کرے اور اس رقم سے بشرط امکان اسی قوم کے کسی غریب طالب علم کو وظیفہ دیا جاوے ورنہ اسی ضلع کے کسی اور مسلمان بچہ کی تعلیم مین صرف ہو اس طرح فضول خرچی کا انسداد ہوگا اور قوم کی تعلیم ترقی کریگی- اگر یہ معزز مجلس اس رزولیوشن کو پاس کریگی تو میرا خیال ہے کہ اس سے ہماری قوم کو بشرطیکہ اسٹنڈنگ کمیٹیان توجہ کرین تعلیم مین بہت مدد ملیگی- اسکی تائید راجہ جہان داد خان صاحب نے کی- آخر یہ رزولیوشن بھی تمام ممبران موجودہ کے اتفاق سے پاس ہوا-

(۷) رزولیوشن جو قدیم طریقہ کی فارسی مکاتب کی نسبت منظور ہوئے-

رزولیوشن نمبر ۳ جو سال اول کے اجلاس مین پیش ہوا تھا اس سے مقصود یہ ہے کہ عام تعلیم اور قومی مذاق کو تمام قوم مین پھیلایا جاوے اور اس غرض کے لیے اُن مکتبون کو زندہ اور قائم رکھنے کے لیے مناسب تدبیرین کی جائین جن مین قدیم طریقہ کے موافق حساب فارسی اور دینیات وغیرہ کی تعلیم ہوتی ہے- یہ رزولیوشن بھی قابل توجہ ہے اور اسکی عبارت حسب ذیل ہے-

رزولیوشن نمبر ۳ اجلاس اول

اس جلسہ کی راے مین مسلمانون مین عام تعلیم کو بھی تنزل ہوگیا ہے پرائیویٹ مکاتب جن مین بذریعہ میانجی کے تعلیم ہوتی تھی نہایت کم ہوگئے ہین- اس قدیم طریقہ سے زیادہ عمدہ طریقہ مسلمانون کے اس گروہ کے لیے جن مین عام تعلیم درکار ہے عام تعلیم کے پھیلانے کا اور اسمین معقول استعداد اور قومی مذاق

حاصل ہونے کا نہین ہے اور اس لیے اس سلسلے کے زیادہ رائج ہونے پر کوشش کی جائے -

اسکی تحریک حافظ عبدالرحیم صاحب نے کی اور کہا کہ اس رزولیوشن کا پہلا حصہ یہ ہے کہ مسلمانون مین عام تعلیم کو تنزل ہوگیا ہے پرائیویٹ مکاتب جن مین میانجی کے ذریعہ سے تعلیم ہوتی تھی نہایت کم ہوگیے ہین - اگرچہ حساب مرتب نہین ہوا ہے جس سے صحیح اندازہ اس تنزل کا ہوسکے - لیکن آپ ذرا تامل کرنے پر خیال کرسکتے ہین کہ آپ کے محلہ یا قصبہ یا دیہہ یا حلقہ دیہات مین کسقدر مکاتب موجود تھے اور اب اُن مین سے کتنے باقی اور قائم ہین - شاذ و نادر ہی کوئی مکتب کہین باقی ہوگا اور وہ بھی ایسی ٹوٹی ہوئی حالت مین ہوگا کہ اسکو مکتب کے نام سے ملقب کرنا محض رسمی بات ہے - مسلمانون مین عام تعلیم کا ذریعہ یہی مکتب تھے اور جب اُنکی تعداد کم ہوگئی ہے بلکہ گویا نابود ہوگئی ہے تو عام تعلیم کا تنزل لازمی بات ہے دوسرا حصہ اس رزولیوشن کا یہ ہے کہ اس قدیم طریقہ سے زیادہ عمدہ طریقہ مسلمانون کے اس گروہ کے لیے جس مین عام تعلیم درکار ہے عام تعلیم کے پھیلانے کا نہین ہے - اس حصہ سے تین باتین مفہوم ہوتی ہین اول یہ کہ کوئی جدید طریقہ عام تعلیم کا قایم ہوا ہے -

دوم یہ کہ اس جدید طریقہ عام تعلیم سے معقول استعداد اور قومی مذاق حاصل نہین ہوتا سوم یہ کہ مسلمانون کے اس گروہ مین جسمین عام تعلیم درکار ہے یہ جدید طریقہ شائع ہونے کی صلاحیت نہین رکھتا - ان تینون دعوون کے ثابت ہونے کے لیے مفصلہ ذیل چھہ امور کا جاننا ضروری ہے - اول عام تعلیم دوم قدیم طریقۂ عام تعلیم سوم جدید طریقۂ عام تعلیم چہارم معقول استعداد پنجم قومی مذاق ششم مسلمانون کا وہ گروہ جن مین عام تعلیم درکار ہے

عام تعلیم سے مقصود یہ ہے کہ انسان اپنے روزمرہ کے کاروبار مین لکھنے پڑھنے سے معذور

نہ رہے۔ قدیم طریقہ عام تعلیم کا مسلمانون مین یہ تھا کہ بچون کو قرآن شریف ناظرہ پڑھا کر
زبان فارسی کی تعلیم نظم ونثر مین اسطرح پر دیجاتی تھی کہ طالب علم کو اس زبان مین تحریر و تقریر
کی کافی قوت حاصل ہوجائے ۔ اور اسی اثنا مین التزاماً مسایل عقائد و احکام دینیہ
کی بعض بعض کتابین پڑہائی جاتی تھین اور انشائی خطوط و دیگر مضامین کا طریقہ بھی مع
ضروری حساب کے سکھایا جاتا تھا۔ اس تعلیم کے ذریعہ سے طالب علم کی استعداد
ایسی معقول ہوتی تھی کہ وہ نہ صرف انھی کتابون کو جنھین اسنے پڑہا تھا دوسرون کو بھی
سمجھا سکتا تھا بلکہ جو نیا مضمون اسکے سامنے پیش آتا اُسکو بخوبی سمجھہ کر اسپر رائے زنی
کرسکتا تھا اور جب وہ دنیا کے کسی کام مین پڑتا تھا تو بلا وقت تعلیم مزید کے بہ آسانی
اُس کام کو انجام دیسکتا تھا۔ فارسی لٹریچر مین اسکو ایسی مہارت حاصل ہوتی تھی کہ مناسب
موقعون سے اپنے قول کی تائید یا اپنی مخالف کے کلام کی تردید مین کسی حکیم یا اُستاد کے
مقولہ نظم یا نثر کو پیش کرتا تھا۔ اساتذہ کی طرز و تقلید پر نثر لکھنے کی مشق کرتا تھا۔ اور اگر طبیعت
موزون ہوتی تھی تو نظم کی طرف بھی اپنی توجہ مائل کرتا تھا۔ قدیم طریقۂ تعلیم کی جملہ کتب درسیہ
کی ابتدا حمد و نعت سے ہوتی تہی اور وہ سب کتابین ائمہ اور بزرگان دین کی تعریفات
سے بھری ہوتی تھین۔ اساتذہ کی تعظیم کے قطعات اور مقولے مشق حروف کے ذریعہ
سے یاد کرا لیے جاتے تھے معلم طلبا سے اپنی اور بزرگان وقت کی تعظیم کراتے تھے
اور اُنکے اخلاق کی ہرطرح پر نگرانی رکہتے تھے اس تعلیم کا نتیجہ یہ ہوتا تھا کہ امور مذکورہ بالا
طالب علم کے دل و دماغ مین اس طرح جاگزین ہوتے تھے کہ اُن کا اثر اس طالب علم کے جملہ افعال و اقوال
حرکات و سکنات مین ظاہر ہوتا تہا اور یہ اوصاف ایسے عام تھے کہ کم و بیش ہر خواندہ آدمی مین
پائے جاتے تھے اور اسوجہ سے تمام قوم کے خیال کا میلان یکسان تھا اور اسی کو قومی مذاق کہتے ہین

جدید طریقہ عام تعلیم کا وہ ہے جو سرکار کی طرف سے حلقہ بندی اور تحصیلی مدرسون مین جاری ہے - ان مدارس
مین اُردو یا ہندی زبان مین حساب اقلیدس تاریخ جغرافیہ کی کتابین پڑہائی جاتی ہین اور کسی قدر اُردو یا ہندی
زباندانی پر بھی توجہ کی جاتی ہے اسکی انتہا دیسی مڈل کلاس کے امتحان پر ہے ان مدارس
مین مسلمان طلبا کو نہ قرآن شریف پڑہایا جاتا ہے نہ کوئی کتاب عقاید و احکام کی پڑہائی
جاتی ہے نہ اُنکے اخلاق کی نگرانی ہوتی ہے نہ کتب مروجہ کی ابتدا بسم اللہ اور حمد و نعت
سے ہوتی ہے نہ اُن مین آئمہ اور بزرگان دین کا کچھ ذکر ہے نہ معلمین اپنی اور بزرگان
وقت کی تعظیم کی عادت سکھاتے ہین طالب علم کا نہ املا درست ہوتا ہے نہ انشا نہ
اسقدر استعداد ہوتی ہے کہ بغیر ایک مدت تک امیدوار رہنے کے لکھنے پڑہنے کے
کسی خفیف کام کو بھی انجام دیسکے - کسی نئے مضمون کو سمجھنا اور اسپر رائے زنی کرنا تو
ایک مشکل امر ہے - ہر تعلیم سے بشرطیکہ وہ کسیقدر عمیق ہو ایک مذاق کا پیدا ہونا ضروری
ہے - یہ امر بحث طلب ہے کہ آیا یہ تعلیم اسقدر عمیق ہے یا نہین جس سے کوئی مذاق پیدا
ہو سکے لیکن یہ امر ظاہر ہے کہ اگر کوئی مذاق اس تعلیم سے پیدا ہو تو وہ مسلمانون کا قومی
مذاق ہرگز نہ ہوگا - اب یہ امر اور دریافت طلب ہے کہ مسلمانون کے وہ کون گروہ ہین
جن مین عام تعلیم درکار ہے - میری دانست مین سب گروہون مین خواہ وہ زراعت پیشہ
ہون یا تجارت پیشہ یا حرفت پیشہ ہون یا صناعت پیشہ عام تعلیم درکار ہے قرآن خوانی
اور مسائل صوم و صلوۃ سے واقفیت ہر مسلمان کو شرعاً لازمی ہے اور لکھنے پڑہنے سے
معذور نہ رہنا بلحاظ زمانہ حال کے ضروری ہے - بیان بالا سے نتیجہ نکلتا ہے کہ مسلمانون
کے لیے بہ نسبت جدید طریقہ عام تعلیم کے قدیم طریقہ عام تعلیم کا بوجوہ ذیل عمدہ ہے اول یہ کہ
اس مین مذہبی تعلیم اور نگرانی اخلاق شامل ہے دوم یہ کہ اس سے استعداد معقول حاصل

پورا ہوجاسے اور جب تک وہ سمجھتا ہے کہ یہ فرض میرے ذمہ سے ساقط نہیں ہوا برابر اپنی کوشش کو جاری رکھے اور اس شعر پر عمل کرے۔

دست از طلب ندارم تا کام من بر آید
یا تن رسد بجانان یا جان زتن بر آید

۲۰- جنوری ۱۸۹۷ء
مقام علی گڈہ

محسن الملک
ممبر محمدن ایجوکیشنل کانفرنس

اور باقی شریکان جلسہ وزیٹر سمجھے جاوینگے - کانفرنس کا سال یکم دسمبر سے شروع اور آخر نومبر کو ختم ہوگا -
مہتمان اجلاس کو جایز ہوگا کہ اگر مناسب سمجھین تو وزیٹرون کے داخلہ کے لیے بھی کوئی فیس مقرر کرین اور نیز داخلہ کے لیے آنریری ٹکٹ جاری کرین -

دفعہ ۳ - ہر ایک قوم اور مذہب کے لوگ جو درحقیقت دل سے مسلمانون کی بھلائی اور اُن کی ترقی تعلیم چاہتے ہون اس جلسہ کے ممبر ہوسکین گے -

دفعہ ۴ - اس مجمع کا ہیڈ کوارٹر علیگڈھ مین ہوگا اور سکرٹری محمدن اینگلو اورینٹل کالج علیگڈھ جو وقتاً فوقتاً ہو اسکا سکرٹری ہوگا اور تمام خط و کتابت متعلق کانفرنس اسکے ممبرون سے اور کمیٹیونسے اُسکے ذریعہ سے ہوا کریگی

دفعہ ۵ - سکرٹری محمدن اینگلو اورینٹل کالج جو وقتاً فوقتاً ہو اسکا خزانچی تصور کیا جاوے گا - اور جو روپیہ اس کانفرنس کی بابت وصول ہو اُسکی رسید دیگا -

دفعہ ۶ - اس کانفرنس کی بابت جو روپیہ وصول ہو اُسکا کسی بنک مین جمع کرنا اور خرچ کرنا اور سالانہ حساب مشتہر کرنا اُنھین اصول کے موافق ہوا کریگا جو محمدن اینگلو اورینٹل کالج علیگڈھ کے فنڈ کے لیے اُسکے قواعد مین معین ہین اور اُسکی تعمیل خزانچی سے متعلق رہیگی -

مقاصد کانفرنس

دفعہ ۷ - اِس کانفرنس کو کسی پولیٹیکل امر سے یا کسی قسم کے مذہبی مباحثات سے کچھ متعلق نہوگا اور اُسکے مقاصد حسب تفصیل ذیل ہونگے -

(الف) مسلمانون مین یورپین سینز و لٹریچر کے پھیلانے اور وسیع حد تک ترقی دیتے اور اُس مین نہایت اعلیٰ درجہ کی تعلیم تک اُنکے پہونچانے پر کوشش کرنا اور اُسکی تدبیرون کو سوچنا اور اُن پر بحث کرنا -

(ب) مسلمانون نے جو قدیم زمانہ مین علوم مین ترقی کی اوسکی تحقیقات کرنا اور اُس پر اُردو یا انگریزی مین رسالجات تحریر کرنے یا لکچر دینے یا ایسے لکھنے پر لوگون کو آمادہ کرنا -

(ج) نامی علما اور مشہور مصنفین اسلام کے لیف کو اُردو یا انگریزی زبان مین لکھوانا۔

(د) مسلمان مصنفون کی تصنیفات جو نایاب ہین اُنکے بہم پہونچانے کی تدبیر کرنا یا پتہ لگانا کہ وہ کس جگہ موجود ہین۔

(ہ) تاریخانہ واقعات زمانہ قدیم کی تحقیقات پر رسالجات تحریر کرتے یا لکچر دینے یا ایسے لکھنے پر لوگون کو آمادہ کرنا۔

(و) دنیاوی علوم کے کسی مسئلہ یا تحقیقات پر کسی رسالہ کے تحریر ہونے یا لکچر دینے کی تدبیر کرنا۔

(ز) فرامین شاہی کو بہم پہونچا کر اُن سے ایک کتاب انشاء کا مرتب کرنا اور اُن کے مواہیر و طغرا کے نمونے فوٹوگراف سے قایم رکھنا۔

(ح) مسلمانونکی تعلیم کے لیے جو انگریزی مدرسے مسلمانونکی طرف سے جاری ہون اُنمین مذہبی تعلیم کے حالات کو دریافت کرنا اور بقدر امکان عمدگی سے اُس تعلیم کے انجام پانے مین کوشش کرنا

(ط) جو لوگ کہ علوم مشرقی اور دینیات کی تعلیم قدیم طریقہ پر ہماری قوم کے علما سے پاتے ہین اور اُسی کو اُنھون نے اپنا مقصد قرار دیا ہے اُن کے حالات کی تفتیش کرنا اور اُن مین اُس تعلیم کے قائم اور جاری رہنے کی مناسب تدابیر کا عمل مین لانا۔

(ی) عام لوگون مین جو عام تعلیم قدیم مکاتب کے ذریعہ سے جاری تھی اُسکے حالات کی تفتیش کرنا اور اُنمین جو تنزل ہو گیا ہے اُسکی ترقی اور عام لوگون مین عام تعلیم کی مناسب وسعت کی تدابیر کا اختیار کرنا۔

(یا) جو مکاتب عام لوگون کے لڑکون کے لیے قرآن مجید پڑھنے کے تھے اور جو سلسلہ قرآن مجید کے حفظ کرنے کا تھا اور جبکا اب بہت کچھ تنزل ہو گیا ہے اُن کے حالات کی تفتیش کرنا اور اُنکے قایم رکھنے اور استحکام دینے کی تدابیر کا اختیار کرنا۔

اِن تمام مذکورہ بالا تصنیفات وتحریرات کے حقِ تصنیف کے وہی لوگ مالک ہونگے جو اُنکے مصنف ہون گے اور اُن کو اختیار ہوگا کہ اپنا حقِ تصنیف یا صرف اُس کے چھاپنے کی اجازت جس کو چاہین عطا فرماوین۔

کارروائی متعلق کانفرنس

دفعہ ۸ ۔ کانفرنس کے مقاصد کے انجام کے لیے دو قسم کی تدبیرین کی جاوین گی۔

اوّل

جہان تک ممکن ہو ہر شہر وقصبہ مین کانفرنس کے مقاصد کے لیے کمیٹیون کا قایم کرنا۔ مگر جہان جہان انجمن اسلامیہ قایم ہین اگر وہ انجمنین کانفرنس کے مقاصد کی انجام دہی منظور کرین تو وہ انجمنین اُس مقام کے لیے کانفرنس کی کمیٹیان تصور کیجاوینگی۔

اِن کمیٹیون کو اپنے نواح یا اپنے ضلع یا شہر یا قصبہ کی نسبت ہر پانچوین سال ایک کیفیت امور مندرجہ ذیل کی مرتب کرکے بذریعہ کسی ڈیلیگیٹ کے اجلاس کانفرنس مین پیش کرنی لازم ہوگی لیکن اگر کسی مجبوری کی وجہ سے کوئی ڈیلیگیٹ نہ بھیج سکے تو بذریعہ ڈاک سکرٹری کانفرنس کے پاس بھیجنا لازم ہوگا۔

۱ ۔ اُس ضلع مین مسلمانونکی بستیون کی مختصر کیفیت اور تعداد مردم شماری۔

۲ ۔ گورنمنٹ اسکول و کالج ۔

۳ ۔ مشنری اسکول و کالج ۔

۴ ۔ پرایویٹ اسکول و کالج ۔

۵ ۔ ہندوستانی قدیم طریقے کے مکتب ۔

۶ ۔ قرآن مجید کی درسگاہین۔

۷- بزرگ ومقدس علماء جو قدیم طریقے کے مطابق لوگون کو پڑہاتے ہون-

۸- تحصیلی وحلقہ بندی کے مکتب-

۹- گورنمنٹ زنانہ اسکول-

۱۰- مشنریز زنانہ اسکول-

۱۱- قدیم مسلمانی طریقہ عورات کی تعلیم کا رواج-

۱۲- انجمنین جو اُس ضلع مین ہون-

۱۳- اُس ضلع کی مشہور صنعت وحرفت جو مسلمانون سے تعلق رکہتی ہو-

۱۴- عام حالت اُس ضلع کے مسلمانون کی-

۱۵- ہر ایک پانچوین سال کی حالت کا اُس سے پہلے پانچ سال کی حالت سے مقابلہ کالجون یا اسکولون کی نسبت بیان کرنا چاہیے کہ وہ کتنے ہین اور کس کس جگہہ قایم ہین اور کس قسم کی اُن مین تعلیم ہوتی ہے اور ہر ایک جگہہ مسلمان کس قدر تعلیم پاتے ہین-

ان کمیٹیون کا یہ بھی فرض ہوگا کہ عملی طور سے جس طرح کہ وہ مناسب سمجہین اُن مقاصد کے عمل مین آنیکی جنکے لیے یہ کانفرنس قایم ہوئی ہے تدابیر عمل مین لاوین-

وہ مجاز ہونگے کہ ان کمیٹیون کے لیے اپنی ضرورت کے موافق قواعد خاص بناوین-

وہ مجاز ہونگے کہ اپنے نواح مین کوئی صدر کمیٹی قایم کرکے اُس کے ماتحت کمیٹیان قایم کرین-

یا اور جو تدبیر اور انتظام کہ وہ مناسب سمجہین عمل مین لاوین-

علاوہ اُن کمیٹیون کے اگر کوئی خاص شخص چاہے تو کسی ضلع یا کسی خاص تعلیم گاہ کی نسبت اُن اُمور کی کیفیت جنکا ذکر دفعہ ۸ مین ہے اجلاس مین پیش کرے-

دفعہ ۲۰ - یہ ٹکٹ اُن بزرگون کے پاس رہین گے اور جتنے دن تک اجلاس ہو ہر دفعہ کے داخلے کے لیے یہی ٹکٹ کافی ہونگے۔

دفعہ ۲۱ - تمام بزرگون سے نہایت ادب سے درخواست کیجاتی ہے کہ وہ ازراہ مہربانی بروقت تشریف لانیکے اجلاس کے ہال مین اُس شخص کو جو اس کام کے لیے متعین ہو ٹکٹ ملاحظہ کرا دینگے۔

طریق نشست

دفعہ ۲۲ - آنریری وزیٹرون کی نشست کے لیے ایک خاص جگہ جس کو سکرٹری تجویز کریگا مقرر کی جاوے گی۔

دفعہ ۲۳ - ممبرونکی کرسیان اجلاس مین مقدم ہونگی اور وزیٹرون کی اُن کے بعد مقدم کرسیان رزروڈ سمجھی جاوین گی اور کسی وزیٹر کو اُن پر بیٹھنا مناسب نہوگا کہ کوئی کرسی بہ سبب کسی کی غیر حاضری کے خالی ہو۔

دفعہ ۲۴ - اُن مقدم کرسیون پر بطور نشان کے ایک کاغذ پر لفظ رزرو لکھکر لگا دیا جاویگا۔

دفعہ ۲۵ - رپورٹون کے لیے اُس تعداد سے جو سکرٹری مناسب سمجھے جداگانہ مناسب مقام پر کرسیان ہونگی۔

طریق لکچر

دفعہ ۲۶ - وہ شخص یا اشخاص جو اجلاس مین لکچر دینے کو تجویز ہوے ہون وقت معین پر لکچر دینگے اور لکچر نہایت خاموشی سے سُنا جاویگا اور کسی شخص کو لکچر کے درمیان مین یا لکچر کے بعد اس پر بحث کرنا جایز نہوگا۔

در پیشی رسالجات و کیفیت اضلاع

دفعہ ۲۷- جن لوگون نے کانفرنس کے مقاصد کے متعلق کوئی مضمون یا کوئی رسالہ لکہا ہو اُن کو اختیار ہوگا کہ چاہین مختصر گفتگو کے ساتھ رسالہ کو پیش کرین چاہین اُسکو یا اُس کے کسی مقام یا مقامات کو اجلاس مین پڑہکر سنا دین۔

دفعہ ۲۸- جن لوگون نے کسی ضلع کے حالات تعلیم کی رپورٹ تیار کی ہو اُنکو اختیار ہوگا کہ اگر وہ چاہین تو اُسکے پیش کرتے وقت مختصر گفتگو اُسکی نسبت کرین۔

دفعہ ۲۹- رسالون کی نسبت جو پڑہے جاوین اور نیز اُس گفتگو کی نسبت جو رسالون یا اضلاع کی کیفیتون کے پیش ہونیکی نسبت ہون کوئی مباحثہ نہین کیا جاوے گا۔

مباحثہ کرنے کا طریقہ

دفعہ ۳۰- ہر شخص کو جو کوئی رزولیوشن پیش کرنا چاہے لازم ہوگا کہ اُسکو تحریر کرکے سکرٹری کے حوالے کرے اور یہہ بھی ظاہر کردے کہ اُسکی تائید کون کریگا۔

دفعہ ۳۱- رزولیوشن پر نمبر ڈالے جاوینگے اور وہ رزولیوشن حسب ترتیب نمبر مباحثہ کے لیے پیش ہونگے۔ مگر کسی خاص وجہ سے پریسیڈنٹ کو اُنمین تقدم و تاخیر کا اختیار ہوگا۔

دفعہ ۳۲- ہر رزولیوشن کو جس پر بحث ہوتی ہو اُسکو اول سکرٹری اجلاس مین پڑہ سناویگا

دفعہ ۳۳- اُس رزولیوشن پر اول وہ شخص جس نے اُسکو پیش کیا ہے اُسکے بعد وہ شخص جو اُسکو سیکنڈ کرنے کو تجویز ہوا ہے اور اُسکے بعد جو ممبر کچہہ اِس پر گفتگو کرنا چاہے گفتگو کرے گا کوئی ممبر ایک دفعہ سے زیادہ گفتگو نہ کریگا لیکن جس نے رزولیوشن پیش کیا ہے اُسکو اختیار ہوگا کہ اگر چاہے سب گفتگوؤن کے بعد ایک دفعہ پھر گفتگو کرے۔

دفعہ ۳۴- اُسکے بعد پریسیڈنٹ ووٹ لینگے اور بلحاظ کثرت ووٹون کے وہ رزولیوشن

دستور العمل سنٹرل اسٹینڈنگ کمیٹی

محمدن اینگلو اورینٹل ایجوکیشنل کانفرنس

۱- اس کمیٹی کا صدر مقام خاص علیگڑھ مین ہوگا اور اس کا نام سنٹرل اسٹینڈنگ کمیٹی محمدن اینگلو اورینٹل ایجوکیشنل کانفرنس ہوگا۔

مقاصد و فرائض کمیٹی

۲- محمدن اینگلو اورینٹل ایجوکیشنل کانفرنس کے مقاصد اور فوائد کا مشتہر کرنا۔ اسکے قائم رکھنے اور مستحکم کرنے اور زیادہ بکار آمد بنانے کی تدبیرین سوچنا۔ اُسکے ممبرون کی تعداد بڑھانا۔ اور بکثرت سے سالانہ جلسون مین لوگون کو شریک ہونے کی ترغیب دینا۔

۳- ممبران کانفرنس کو زیادہ تر عملی کارروائی پر متوجہ کرنا اور اُسکی تدبیرین بتانا۔ ہر کام کے لیے جدا جدا ایکشن قائم کرنا اور انکی نگرانی خاص خاص ممبرون کے متعلق کرنا۔ جو رزولیوشن اب تک منظور ہوے یا آیندہ منظور ہون اُنکی تعمیل کے لیے مناسب تدبیرون کا عمل مین لانا اور اوسکے عملی نتایج کے پیدا کرنے پر کوشش کرنا۔

۴- جہان تک ممکن ہو ہر شہر اور بڑے قصبے مین مقاصد کانفرنس کی تکمیل کے لیے لوکل اسٹینڈنگ کمیٹیان مقرر کرنا۔

۵- لوکل کمیٹیون کے لیے قواعد تجویز کرنا اور اُن سے مشورہ لینا اور مدد حاصل کرنا۔

۶- تمام اسلامی انجمنون سے جو مسلمانون کی تعلیم سے دلچسپی رکھتی ہون درخواست کرنا کہ وہ اس کمیٹی سے ارتباط و اتحاد پیدا کرین۔ اور اوسکے صلاح اور مدد دین اور مقاصد کانفرنس کی اشاعت اور تکمیل کو اپنے ذمہ قبول کرین۔

اور اگر اون انجمنون کے دستور العمل اور رپورٹین مل سکین تو اونکو بھی پیش کرے تا کہ سنٹرل کمیٹی اُنکے ساتھ اتحاد اور ارتباط پیدا کرنے مین کوشش اور اُن انجمنون کے ساتھ مقاصد کانفرنس کی اشاعت اور تکمیل مین مدد کرنے کے لیے خط وکتابت کرے۔

(۴) جس شہر یا قصبے مین اُس کا گذر ہوا ہو اور مسلمانون کی تعلیمی حالت کے متعلق اطلاع حاصل کرنے کا موقع ملا ہو اُسکی کیفیت مع فہرست اُن مسلمانون کے جو اُسکے نزدیک تعلیمی معاملات سے کسی قدر دلچسپی رکھتے ہون اور صاحب رسوخ ہون پیش کرے تا کہ سنٹرل اسٹینڈنگ کمیٹی اگر مناسب سمجھے اُن سے خط وکتابت کرے اور ضروری امور مین مشورہ دے۔

(۵) تعلیمی مردم شماری کے عمل مین لانے اور صحت اور تکمیل کے ساتھ انجام دینے یا دلانے مین کوشش کرے۔

لوکل اسٹینڈنگ کمیٹیان

۲۰ - جو انجمن منجملہ انجمنہائے اسلامیہ کے مقاصد کانفرنس مین مدد دینا قبول کرے وہ اس کام کے لیے لوکل اسٹینڈنگ کمیٹی محمدن اینگلو اورنیٹل ایجوکیشنل کانفرنس کی سمجھی جائیگی مگر سنٹرل کمیٹی کو سوائے مقاصد کانفرنس کے اوس انجمن کے دیگر اغراض سے کوئی تعلق نہ ہوگا۔ وہ اپنے دیگر تمام کامون مین خود مختار اور آزاد رہیگی۔

۲۱ - لوکل اسٹینڈنگ کمیٹیون کے مفصلہ ذیل فرائض ہونگے۔

(الف) کانفرنس کے مقاصد کی اشاعت مین کوشش کرنا اور اوسکے رزولیوشنون کے جو منظور ہوے ہون عمل مین لانے کی کوشش کرنا۔

(ب) سنٹرل اسٹینڈنگ کمیٹی سے خط وکتابت رکھنا اور اونکو مشورہ اور مدد دینا۔